نجات نامہ



ظفر انصاری ظفرؔ

نجات نامہ

ظفر انصاری ظفر

©اکمل حسین

NAJAT NAMA
by
Zafar Ansari Zafar

ISBN:978-93-80919-77-5
Year of Edition:2012
Price Rs:250/-

نام کتاب : نجات نامہ

مصنف : ڈاکٹر ظفر اللہ انصاری

قلمی نام : ظفر انصاری ظفر

ولد : عبدالرحیم انصاری

پیدائش : ۵/جون ۱۹۷۶ء

مقام : پیترا پور، ڈاک خانہ: خالق نگر گوریہار، ضلع مظفر پور، بہار

تعلیم : ایم. اے، ایم فل، پی ایچ. ڈی (جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی)

شغل : اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اردو، الہ آباد یونیورسٹی

زیر اہتمام : علمی مجلس بہار، پٹنہ

تعداد : ۵۰۰/پانچ سو

قیمت : ۲۵۰ روپے

سنہ اشاعت : ۲۰۱۳ء

طبع : ایچ۔ ایس۔ آفسیٹ۔ پرنٹرس دہلی

Kitabi Duniya
1955, Gali Nawab Mirza, Mohalla Qabristan,
p. Anglo Arabic School, Turkman Gate, Delhi-110006 (INDIA)
Mob: 9313972589, Ph: 011-23288452
E-mail:kitabiduniya@rediffmail.com
E-mail:kitabiduniya@gmail.com

انتساب

حضرت مولانا **حسن رضا خاں** (پی ایچ. ڈی.) کے نام

مشمولات

منقبت

قطعۂ تاریخ انطباع

صباؔ نقوی، مظفر پور

(۱) مورخہ ۴؍ جون ۲۰۱۳ء

بحسنِ احساس ہے درخشاں ''نجات نامہ'' بقدرِ ادراک ہے نمایاں ''نجات نامہ''

نبی کی سیرت کا ہے مرقع، کتابِ مدحت بہارِ صورت ہے جلوہ ساماں ''نجات نامہ''

ظفرؔ کے خونِ جگر کی تابش ہے اس میں شامل نمودِ حق ہے یہ نقشِ تاباں ''نجات نامہ''

صفاتِ محبوبِ کبریا کا یہ آئینہ ہے فدائے سرورؐ کے دل کا ارماں ''نجات نامہ''

ندائے ہاتف صباؔ کے کانوں میں آ رہی ہے
جمالِ ایماں، وقارِ عرفاں ''نجات نامہ''

۱۴۳۴ھ

(۲)

رسولِ مقبول کا قصیدہ ''نجات نامہ'' ثوابِ دارین کا وسیلہ ''نجات نامہ''

شفیعِ روزِ جزا سے ہے، طالبِ شفاعت کلیمِ طورِ ثنا کا جذبہ ''نجات نامہ''

بفضلِ داور، بفیضِ سرور رقم ہُوا ہے بنامِ رحمت، بحقِ طیبہ ''نجات نامہ''

ظفرؔ کی ہے یہ شعاعِ بینش، متاعِ دانش فروغِ کعبہ، ضیائے قبلہ ''نجات نامہ''

صباؔ! یہ تاریخِ انطباعِ کتابِ حق ہے
بقا کا تحفہ، عدم کا توشہ ''نجات نامہ''

۲۰۱۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

میں خالق کائنات کی بارگاہِ اقدس میں حمد وثنا اور شکر وسپاس کا نذرانۂ پُرخلوص پیش کرنا اپنے اوپر لازم تصور کرتا ہوں جس نے مجھ ہیچمداں کو حمد، نعت اور منقبت جیسی پاکیزہ اور جلیل القدر اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کرنے کی سعادت عنایت فرمائی۔ مجھے اس حقیقت کا اعتراف کرنے میں کوئی تامل نہیں کہ اگر باریِ تعالیٰ کی خصوصی امدادِ غیبی حاصل نہ ہوئی ہوتی تو ایسی سخت ترین اور دشوار گزار اصناف کی ناز برداری مجھ بے بضاعت کے لیے ایک امرِ محال ہوتی۔ اس موقع سے ایک شعر یاد آرہا ہے:

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حمد نگاری، نعت گوئی اور منقبت نویسی میرے نزدیک ہم رتبۂ عبادت، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات کا درجہ رکھتی ہے، یہی سبب ہے کہ میں نے اپنے زیرِ نظر مجموعے کا نام 'نجات نامہ' رکھا ہے۔ چوں کہ مذکورہ اصناف کا تعلق عقیدے سے ہے اس لیے ان (اصناف) کی طرف مراجعت کی پہلی شرط خوش عقیدگی ہے۔ بدعقیدہ ان اصناف میں قطعی طور سے کامیاب نہیں ہوسکتا بلکہ یہ اس کی رسوائی کا باعث بھی ہوسکتی ہیں۔ لیکن اسی کے ساتھ اس امر کو ملحوظِ خاطر رکھنا بھی لابدی ہے کہ خوش عقیدگی افراط وتفریط کی حدود کو عبور کرنے کا نام قطعی نہیں بلکہ دائرہ شرعی میں اپنے جذباتِ دلی اور کیفیاتِ روحانی کے اظہار وبیان کا نام ہے، اس لیے ان اصناف میں اشہبِ قلم کو سرپٹ دوڑانے سے پہلے مقامِ الوہیت، عظمتِ نبوت اور مرتبۂ ولایت کا ادراک وعرفان واجبات میں داخل ہے، ورنہ قدم قدم پر گمراہی کا خطرہ لاحق ہے۔

حمد، نعت اور منقبت بھی نظامِ فن کے ہی اجزا و جوارح ہیں، اس لیے ان میں بھی فنی باریکیوں اور نزاکتوں کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے۔ لہٰذا ان اصناف کے مردِ میدان کو چاہئے کہ وہ ان کی فنی باریکیوں اور نزاکتوں کا خیال رکھے، لیکن میرا ماننا ہے کہ محض انھیں میں الجھ کے اپنے جذبات کے اظہار صادق سے کسی بھی حال میں اعراض نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ یہی شاعری کی محرک ہوا کرتے ہیں اور انھیں سے شاعری میں کیف و سرمستی کی فضا بحال ہوتی ہے۔ یعنی ان میں فنی چابکدستی سے زیادہ جذبات کو اہمیت دی جانی چاہئے۔

ایک کلمہ گو ہونے کی حیثیت سے حمد، نعت اور منقبت سے میری جذباتی وابستگی ابتدا ہی سے رہی ہے۔ اس کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ میری شاعری جس بزرگ شاعر کے سائے میں پروان چڑھی وہ نیک دل، خداترس، صوفی منش اور فقیر مشرب انسان تھے۔ ان اصناف میں ان کی خاص طور سے دلچسپی تھی۔ میری مُراد حضرت حمید ویشالوی سے ہے۔ ان کی حمدیہ، نعتیہ اور منقبتی شاعری کے دو مجموعے توشۂ آخرت اور مناقب اولیا کی اشاعت میرے اہتمام خاص سے ہو چکی ہے۔ میں نے حمد، نعت اور منقبت نگاری کا سلیقہ اُنھیں کے روبرو زانوئے تلمذ تہہ کر کے سیکھا۔ ان کے انتقال کے بعد مذکورہ مجموعوں کی ترتیب و تدوین کے دوران بھی ان سے فیض روحانی حاصل کرتا رہا اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

'نجات نامہ' فنی اعتبار سے کسی لائق ہے یا نہیں، شاعری کی دنیا میں اس کی کیا اہمیت ہوگی، میں اس سلسلے میں کچھ کہنے سے قاصر ہوں۔ میں نے اس میں محض اپنی خوش عقیدگی اور جذبات روحانی کو شعری زبان دینے کی ادنیٰ سی کوشش کی ہے۔ میں اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہو پایا ہوں، اس کا فیصلہ قارئین کی عدالت میں ہے۔

نجات نامہ کی اشاعت کے میمون و مسعود موقع پر میں قطب الادب پروفیسر نجم الہدیٰ اور ماہر عروض و شعریات پروفیسر طلحہ رضوی برقؔ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنھوں نے میری اس حقیر کاوش سے متعلق اپنی گراں قدر دعائیہ کلمات سے نواز کر میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ استاذ شاعر جناب صباؔ نقوی صاحب کا بھی ممنون ہوں کہ انھوں نے

دو نہایت ہی عمدہ اور معیاری قطعہ تاریخ انطباع رقم فرمائے۔ اپنے اساتذہ میں پروفیسر ابوالکلام قاسمی، پروفیسر مظہر مہدی، پروفیسر انور پاشا، ڈاکٹر منظر اعجاز اور ڈاکٹر خواجہ اکرام الدین کی خدمت میں شکر و سپاس کا گلدستہ پیش کرتے ہوئے بھی ایک عجیب سی خوشی کا احساس کر رہا ہوں۔ اپنے بزرگ دوست پرویز عالم (لائبریرین گورنمنٹ اردو لائبریری، پٹنہ) اور حبیب لبیب خورشید احمد انجینئر و اعجاز احمد عادل کا بھی شکریہ ادا کرنا اپنا اخلاقی فریضہ تصور کرتا ہوں جو مشکل اوقات میں میری ڈھارس بندھاتے رہے ہیں۔ والد گرامی، برادران بزرگوار، نصف بہتر اور اپنے چمنستان زندگی کے دونوں نونہال عرشی ناز اور اکمل حسین کا شکریہ جب تک ادا نہ کرلوں، شکریے کی رسم پوری نہیں ہوسکتی۔ اخیر میں عزیز گرامی ڈاکٹر رغبت شمیم ملک کا بھی شکریہ ادا کرنا لابدی امر تصور کرتا ہوں جنھوں نے اس کتاب کی پروف ریڈنگ اور تصحیح کے عمل میں میرا بھرپور ساتھ دیا۔

ظفر انصاری ظفر

حرفِ چند

پروفیسر نجم الہدیٰ

سابق صدر شعبۂ عربی، فارسی و اردو، مدراس یونیورسٹی، چنئی

ڈین فیکلٹی آف ہومینٹیز و صدر شعبۂ اردو بی. آر. اے.

بہار یونیورسٹی، مظفر پور، بہار

کسی نے صحیح کہا ہے: 'علم سے شاعری نہیں آتی'۔ شاعری تو اس بیتابی جذبات کا اظہار ہے جو کسی فارمولے کے تحت ممکن نہیں ہے۔ فن شعر کا آہنگ ایک ڈھانچے کا متقاضی ضرور ہے، لیکن ایک فطری شاعر میں اس کا شعور بھی فطری ہوتا ہے جسے علامہ اقبال نے یوں کہا تھا:

مری مشاطگی کی کیا ضرورت حُسن معنی کو
کہ فطرت خود بہ خود کرتی ہے لالہ کی حنا بندی

ہاں، یہ ضرور ہے کہ علوم سے شاعری کے مضامین یا پیش کش میں جلا آتی ہے۔

اسی طرح نعت گوئی قدرتِ کلام کے لیے ہو یا برائے حصول ثواب، اس کا وہ درجہ نہیں جو سرورِ کونین سے والہانہ محبت کے نتیجے میں ظہور پذیر ہوتی ہے۔ عشقِ رسول کی بغیر نعت کے اشعار میں وہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی جسے سرمستی سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس سرمستی میں بھی ہشیاری لازمی ہے۔ عرفی شیرازی نے اسی لیے 'نعت شہہِ کونین' اور 'مدحِ کے وجم' میں فرق کی نشاندہی کی تھی۔ یہاں غایت درجہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ سوءِ ادب کا پہلو بھی نہ نکلے، قرآن و حدیث کی مطابقت بھی ہو۔ اس کے منافی کوئی بات مناسب نہیں۔ یہ شریعت کے جام اور عشق کے سندان سے بیک وقت کام لینے کا عمل ہے۔ اسی کو فارسی کے ایک شاعر نے

یوں کہا تھا:

در کفے جام شریعت در کفے سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نہ داند جام و سندان باختن

ظفر انصاری ظفر نعت گوئی کے اس دشوار گزار مرحلے سے بخوبی گزر گئے ہیں۔ اُن کے یہاں جو شہ لولاک کی محبت ہے اس کا ثبوت تو اس مجموعہ کلام کے عنوان سے ملتا ہے۔ ہمارے شاعر نے اسے اپنے لیے باعثِ نجات قرار دیا ہے۔ نجات نامہ شفیع محشر کی شفاعت کبریٰ سے مشرف ہونے کی وہ آرزو ہے جو ہر مردِ مومن کے دل میں دیوانہ وار پیدا ہونی چاہیے۔ وہ ذات جو وجہِ تکوین کائنات ہے، جس کے طفیل انفس وآفاق کی یہ دنیا وجود میں آئی، جس کے نام سے 'خیمۂ افلاک ایستادہ' ہے، جس کے حسن کا ایک ہلکا سا پرتو بہاروں میں جلوہ گر ہے، جس کے نفسِ مطہر سے نور ونکہت کی فضا قائم ہے، جس کی چشمِ مبارک کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ماضی، حال اور مستقبل کے ہر دور کی سیر کرائی، جس کے نور سے پیشانیٔ آدم جگمگائی اور جسدِ خاکی آدم روح کا پسندیدہ مسکن بنا، جس کے متعلق بخاری شریف کی ایک طویل حدیث شفاعت کے سلسلے میں ہے اور اس حدیث میں جہاں اور انبیا خلقت کے ازدحام کو یہ کہہ کر ٹالتے ہیں کہ میں شفاعت کا اہل نہیں لیکن سرورِ عالم کے پاس جب خلقِ خدا کا ہجوم آتا ہے اور شفاعت کے لیے ملتجی ہوتا ہے تو آپ فرماتے ہیں انا لھا۔ یعنی میں اس کے لیے ہوں۔ ایسی پیاری شخصیت جو نوعِ انسانی کے دین اور دنیا دونوں کی بہتری کی ضامن ہو اس سے بے پناہ محبت نہ ہو تو نعت گوئی کا کیا فائدہ ہے۔ میں یقین کامل کے ساتھ کہتا ہوں کہ ظفر انصاری کا یہ مجموعہ عشقِ رسول کی اسی بیتابانہ جذبے کا اظہار ہے جو ایک مردِ مومن کے لیے پروانۂ نجات، ان شاء اللہ العزیز ہوگا۔ میں دعا گو ہوں کہ ظفر انصاری کا یہ جذبہ اور فروغ پائے اور اور ہم خیالوں کو اور زیادہ سے زیادہ اپنا گرویدہ بنائے۔

۳؍جولائی ۲۰۱۳ء، مظفر پور

تقریظ

طلحہ رضوی برقؔ

سابق صدر شعبۂ اردو و فارسی

جین کالج آرہ، بہار

نجات عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں چھٹکارا، رہائی، آزادی۔ عام مفہوم بخشش و مغفرت اور معافی ہے جس پر ساری دعاء ماثورہ دال ہیں۔

کسی عمل کے ثواب و عذاب کا تعلق اس کے نتیجۂ خیر و شر سے ہے، خیر نیکی اور بھلائی کو کہتے ہیں، شر بدی اور برائی کو۔ دین اسلام میں خیر و شر پر بھی ایمان لازمی ہے: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰۤئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

مسلمان حشر و نشر اور حیات بعد الموت پر ایمان و یقین رکھتا ہے۔ بروز حشر جائے جانے کے بعد اعمال نامہ اس کے سامنے ہوگا اور فرمان الٰہی ہے: ''فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ، وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ''

یہ پرسش اعمال ان سے ہی ہوگی جو اللہ، رسول اور روز حشر پر ایمان لائے ہوں گے کیونکہ اللہ کے نزدیک دینِ مقبول صرف اسلام ہے۔ اگر کسی نے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین (مذہب) کو اختیار کرلیا تو اُس کا کوئی عمل خیر و شر قابلِ اعتنا ہی نہ ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ۔

ظاہر ہے کہ اب دو شق ہوگئی -- ایک مومن کی دوسری کافر کی۔ کافر کی تو نجات ہی نہیں مومن کی نجات ہے اس کے اعمال شر سے۔ مومن کی نجات کا سبب اس کا ایمان ہی ہے، اعمال

نیک تو وجہِ درجات ہیں۔ صاحبِ ایمان سے اگر بدکاری کا ارتکاب ہو تو وہ توبہ واستغفار سے سزاوارِ نجات ہوسکتا ہے لیکن کافر نہیں، جب تک کہ وہ کفر سے باز آ کر تائب اور مومن نہ ہو چکا ہو، اور مومن ہونے کے لیے اقرار ایمان مجمل وایمان مفصل ضروری ہے۔

اس ایمان کی جان اور روح عشق ومحبتِ رسول ہے، جس کا معیار اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا ہے۔ دیکھئے سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۲۴ "قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ .... حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ"۔

پھر صحیح بخاری ومسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے: "لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ"۔ (مشکوۃ، ص ۱۲)

یعنی: تم لوگوں میں سے ایک آدمی بھی اس وقت تک مومن نہیں جب تک کہ میں اس کے والد سے، اس کی اولاد سے اور تمام لوگوں سے بڑھ کر اس کو محبوب نہ ہو جاؤں۔

مزید سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد حضرت عمر ابن الخطاب سے اَلْاٰنَ یَا عُمَر، یعنی اب اے عمر اب تم صاحب ایمان ہوئے جب تم نے اپنی جانِ عزیز سے زیادہ مجھے محبوب جانا۔ (کتاب الشفاء، ج ۲، ص ۱۵)

مختصر یہ کہ نجات صرف مومن کے لیے ہے اور مومن ہونے کا معیارِ صحیح عشق نبی ومحبتِ رسول ہے۔

اسی جذبۂ عشق رسول کے منظوم اظہار کو نعت کہتے ہیں اور یہ معاملہ یعنی نعت گوئی بڑا نازک ہے: 'بال سے باریک ہے اور تیغ سے ہے تیز تر'۔ عرفیؔ شیرازی کا یہ شعر زبان زد ہو چکا ہے:

عرفیؔ مشتاب این رہِ نعت است نہ صحرا است
آہستہ کہ رہ بر دمِ تیغ است قدم را

بات یہ ہے کہ جب مسجد نبوی میں ایک بار شمع رسالت کے پروانوں (صحابۂ کرام) میں سے

کسی کی آواز حضور کی آواز سے ذرا اونچی ہو گئی (نادانستہ، بلا قصد و بے ارادہ) تو اسے اللہ نے اپنے حبیب کی شان میں پسند نہ فرمایا، مرتبۂ رسول کے خلاف جانا اور بے ادبی سمجھی۔ لہذا تادیب کے طور پر فوراً یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ" [سورہ حجرات:۲]

(اے ایمان والو اپنی آواز کو نبی کی آواز پر بلند مت کرو اور گفتگو میں ان سے جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال مٹا دیے جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو)۔

اب غور فرمائیے صدیاں گزرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جذبۂ عشق ومحبت کا شاعرانہ اظہار اپنے اندر کتنے خطرات وممکنات رکھتا ہے۔ ایسے میں پورے ہوش گوش، صحیح عقل وفہم اور نہایت ادب واحترام کے ساتھ نبی کریم کے شایانِ شان ہی علوِ فکر وخیال کا ابلاغ نعت گوئی کی شرطِ اولین ہے:

ہشدار کہ نتواں بیک آہنگ سرودن
نعتِ شہِ کونین و مدیح کی وجم را

اس وقت میرے پیشِ نظر ایک جواں سال وبالغ النظر شاعر ظفر انصاری ظفرؔ کا شعری مسودہ بعنوان ''نجات نامہ'' ہے۔ یہ مسودۂ شعری حمد باری تعالیٰ، نعتِ رسول مقبول اور خلفائے راشدین نیز غوث الاعظم، خواجۂ غریب نواز، مخدوم جہاں اور شاہ تیغ علی وحضرت یوسف علی کی منقبتوں پر مشتمل ہے۔

الحمد للہ کہ ظفر انصاری ایک صحیح العقیدہ مومن، مسلمان اور سچے عاشقِ رسول ہیں۔ فطرت نے انھیں شاعری کا ہنر ودیعت فرمایا ہے۔ وہ معیارِ زبان سے آگاہی اور خوش بیانی کا سلیقہ رکھتے ہیں۔ اپنے محسوسات وکیفیاتِ دلی اور وارداتِ قلبی کا سچا اظہار صاف وسادہ اور سہل انداز میں بڑی خوش اسلوبی سے کرتے ہیں۔ جناب ظفرؔ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں، انھیں

تاریخ اسلام اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کما حقہ واقفیت ہے، ان کا مطالعہ وسیع ہے اور وہ شعر وسخن کے انداز وآداب سے بھی آشنا ہیں۔

ظفؔر نے یہ سارے حمدیہ، نعتیہ اور منقبت کے اشعار غزل وقصیدہ کے پیرایے میں نظم کئے ہیں۔ کہتے ہیں: 'دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے'۔ ظفؔر کی نعتوں میں جذبۂ صادق کی سرشاری ہے، مبالغے کی کوئی در اندازی نہیں۔ اسی لیے ''نجات نامہ'' کے نعتیہ اشعار راست دل پر انداز ہوتے ہیں۔ نعت پھر نعت ہے۔ کوئی کہے اچھی ہی ہوگی۔ ظفر کی ساری نعتیں دل نشیں ہیں۔ ان کی جن نعتوں نے مجھ پر بیخودی سی طاری کردی ان میں سے چند یہ ہیں:

وہ تو مومن ہی نہیں جس کو نہ ہو عشق رسول
جانِ ایماں ہی محبت ہے رسول اللہ کی

نور خدا جو صورت انساں میں ڈھل گیا
دم بھر میں کائنات کا نقشہ بدل گیا

حقیقت میں مراد زندگانی اسی نے پائی ہے
جسے حاصل شہ کونین کے در کی گدائی ہے

مخزنِ حق کی امیں میرے نبی کی ذات ہے
قبلۂ دینِ متیں میرے نبی کی ذات ہے

اسے راز دو عالم کی خبر ہے
کہ جس کی شان مازاغ البصر ہے

جبریل رگڑتے ہیں ماتھا قدموں پہ شہ بحر و بر کے
یہ شان ہے یہ رتبہ ان کا سبحان اللہ سبحان اللہ

تمہیں ہو وجہِ وجود ہستی ، جو تم نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا
تمہیں سے تاروں میں روشنی ہے تمہیں سے پھولوں میں دلکشی ہے

مولیٰ علی و فاطمہ زہرا ، حسن حسین
الفت ہے ان کی اصل میں الفت رسول کی

آپ کے قدموں کے صدقے اے نقیب فصل گل
رشک صد گلزار وہ یثرب کا صحرا ہو گیا

جلوۂ حق کا آئینہ تم ہو
مظہر ذاتِ کبریا تم ہو

آئینہ جبرئیل پہ ہے عظمت نبی
آنکھوں سے چومتے ہیں کفِ پا حضور کا

بہر تعظیم کفِ پائے رسولِ ہاشمی
موم سے بھی نرم و نازک سنگِ خارا ہوگیا

مجھے امید ہے عصر رواں کے نعت گویوں کی بھیڑ میں ظفؔر انصاری سخنورانہ بلند قامتی وخوش آہنگی سے ایک خاص اور منفرد مقام کے حامل ہونگے ۔ آمین ثم آمین

بیانِ شوق چہ حاجت کہ حالِ آتشِ دل
تواں شناخت ز سوزی کہ در سخن باشد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تو عطا میرے لئے غیب سے ساماں کر دے
میرے معبود مری زندگی آساں کر دے

شاخ در شاخ وفا کے گُل صد رنگ کھِلا
میرے اِس دشتِ تمنا کو گلستاں کر دے

ظلمتِ یاس میں دم گھٹنے لگا ہے میرا
مہرِ اُمید کے جلووں کو نمایاں کر دے

اس سے پہلے کہ ہو احساسِ تہی دامانی
گُلِ مقصود سے لبریز یہ داماں کر دے

کر مصیبت میں مرے دل کو عطا صبرِ جمیل
مجھ کو رُسوا نہ کہیں دیدۂ گریاں کر دے

یہ تری شان ہے، یہ ہے تری عظمت مولا
تو ''نہیں'' کو بھی اگر چاہ لے تو ''ہاں'' کر دے

بے یقینی کے مرض سے مجھے مل جائے نجات
تو مرے واسطے تجویز وہ درماں کر دے

راہِ منزل میں بہ ہر گام پریشاں ہے ظفرؔ
اب عطا اُس کو بھی تسکینِ دل و جاں کر دے

جلّ جلالہٗ

مجھ کو نہ چشمِ خلق میں یارب ذلیل کر
میرے لئے بھی غیب سے پیدا سبیل کر

غیروں کے سر کا بوجھ نہ بن کر کبھی رہوں
بخشی ہے زندگی تو مجھے خود کفیل کر

محدودیت میں بھر دے زمانے کی وسعتیں
اس قطرۂ حقیر کو دجلہ و نیل کر

میرے غنیم کو بھی بنا میرے حق میں دوست
تو سنگِ راہ کو بھی مرے ، سنگِ میل کر

مجھ پر جہاں کا نشہ چڑھے اس سے قبل تو
اپنی نگاہِ ناز کو جامِ اصیل کر

جو تیرے نیک بندوں کے دشمن ہیں ان کے ساتھ
یا رب سلوک صورت اصحابِ فیل کر

مانگے ترا ثبوت ظفرؔ سے اگر کوئی
روشن تو اس کی ذات میں اپنی دلیل کر

جل جلالہ

غیب سے خاص کرم مجھ پہ تو کر دے مولا
راحتِ قلب دے، تسکینِ جگر دے مولا

یہ سیاہی مری تقدیر بنی بیٹھی ہے
میری راتوں کو بھی تابندہ سحر دے مولا

جو ترے غم سے ہو معمور وہ دل دے مجھ کو
جو ترے در پہ جھکے وہ مجھے سر دے مولا

مجھ کو برباد نہ کر دے کہیں دنیا کی ہوس
مخزنِ صبر و قناعت کی خبر دے مولا

وقت کی دھوپ میں چلنے کی نہ اب تاب رہی
میں سکوں سے جہاں بیٹھوں وہ شجر دے مولا

دامِ تزویر میں الجھا ہے مرا پائے جنوں
کوئی تدبیر مرے واسطے کر دے مولا

جو زمانے کے لئے بن کے رہے فیض رساں
تو مرے دست طلب کو وہ ہنر دے مولا

کون ہوں، کیا ہوں، یہ اب تک نہ پتہ ہے مجھ کو
مجھ پہ روشن تو مری ذات کو کر دے مولا

میرے ویرانۂ جاں میں بھی کھلا پھول کوئی
میری اس کاوشِ پیہم کا ثمر دے مولا

جس کے پڑھنے سے ہو پتھر کا کلیجہ پانی
میری تحریر میں وہ رنگِ اثر دے مولا

تجھ سے اُمید لگائے ہوئے بیٹھا ہے ظفؔر
اُس کا دامنِ گُلِ مقصود سے بھر دے مولا

جل جلالہ

تو ہے پالن ہار ہمارا یا اللہ
تیرے سوا ہے کون سہارا یا اللہ

بھٹکے ہوؤں کو تو نے دکھائی سیدھی راہ
بگڑے ہوؤں کو تو نے سنوارا یا اللہ

نوح کی کشتی پار لگائی ہے تو نے
کردے بیڑا پار ہمارا یا اللہ

کون دبا سکتا ہے اُس کو دنیا میں
جس بندے کو تو نے ابھارا یا اللہ

سب کی آنکھیں اس کی جانب ہوں مرکوز
بن جائے جو تیرا پیارا یا اللہ

شام و سحر ہو وردِ زباں بس تیرا نام
ایسا ہو معمول ہمارا یا اللہ

مجھ پر بھی کردے تو اپنا خاص کرم
چمکا دے قسمت کا ستارا یا اللہ

تیرے ہوتے ہم دنیا میں ہوں رُسوا
ہوگا کیا یہ تجھ کو گوارا یا اللہ

کوئی بھی اُمید نہ بر آئی اپنی
دل ہے اپنا پارہ پارہ یا اللہ

ساری ساری رات گزاری ہے غم میں
دکھ میں دن سارا کا سارا یا اللہ

تو میری مشکل کو بھی آساں کردے
موڑ دے سیلِ غم کا دھارا یا اللہ

بابِ رحمت کھول ظفؔر کی خاطر بھی
ہے مغموم بہت بے چارہ یا اللہ

حمد

نگاہ ڈالئے جس پر وہ نقشِ فانی ہے
خُدایا ایک تری ذات جاودانی ہے

وہ دشمنی ہو کہ وہ دوستی ، ہو تیرے لئے
اسی میں اپنی بھلائی ہے ، کامرانی ہے

ترے حُضور نہ کیوں بندگی بجا لاؤں
کہ شش جہات میں تیری ہی حُکمرانی ہے

تجھی سے مجھ کو ملی ہے متاعِ دردِ جگر
ترے کرم سے ہی اشکوں میں یہ روانی ہے

تمام خلق ہے در پر ترے جبیں فرسا
ربوبیت کی تری یہ بھی اِک نشانی ہے

درونِ خانہ بھی تو ہے ورائے خانہ بھی
جدھر بھی کان لگاؤں ، تری کہانی ہے

جمی ہوئی ہے جو لاتقنطوا پہ اپنی نظر
اسی سے کلبۂ احزاں میں شادمانی ہے

ظفؔر کے سر پر سجایا جو تونے تاجِ سُخن
یہ تیرا فیض ہے ، یہ تیری مہربانی ہے

جل جلالہٗ

رونقِ ارض و سما تیرے نام
زندگی بخش فضا تیرے نام

صبح کا پیرہنِ سرخ ترا
شام کی کالی ردا تیرے نام

سوکھے کھیتوں کی نظر تیری طرف
فصلِ باراں کی دعا تیرے نام

خشک موسم کی اُداسی نہ رہی
رنگ میں ڈوبی قبا تیرے نام

نالۂ بُلبُلِ شیدا تیرا
موسمِ گل کی ادا تیرے نام

شامِ آخر کی سیاہی تیری
صُبحِ اوّل کی ضیا تیرے نام

نبضِ ہستی میں حرارت تجھ سے
دل دھڑکنے کی صدا تیرے نام

ہم نے جو بات کہی ، تیری بات
ہم نے جو حرف لکھا ، تیرے نام

دردِ عصیاں کی دوا پاس ترے
یہ مری آہ و بُکا ، تیرے نام

صرف اِک عمرِ دو روزہ ہی نہیں
میرا جو کچھ ہے ، خدا تیرے نام

تیرے آگے ہے ظفؔر سر بسجود
اُس کا ہر حرفِ ثنا تیرے نام

جل جلالہ

یہ میرا قد صفِ احباب میں دراز کیا
ترا کرم ہے جو بندے کو سرفراز کیا

گُلِ مُراد عطا تو نے کردیا مجھ کو
جو تیرے سامنے دستِ دعا دراز کیا

غمِ حیات کی تلخی بھی ہو گئی شیریں
جو یاد میں نے تجھے میرے بے نیاز کیا

ذلیل و خوار ہوا وہ نگاہ میں تیری
جہاں میں صورتِ ابلیس جس نے ناز کیا

لگا دی مُہر بھی اس کی زبان پر تو نے
مرے کریم ، جسے آشنائے راز کیا!

چھپا کے تو نے مرے دل میں غم کی چنگاری
مجھے حریصِ شبِ کیفِ سوز و ساز کیا

کسی بھی حال میں چھوڑا نہ اس نے دامنِ صبر
ظفرؔ نے تیری شکایت سے احتراز کیا

نعت

ﷺ

دو جہاں کے حسیں نظاروں میں
تیرا جلوہ ہے چاند تاروں میں

تیرا ذکرِ جمیل ہوتا ہے
جن و انساں کی سب قطاروں میں

تیرے کردار کی تجلّی ہے
مصحفِ حق کے تیس پاروں میں

تیرا ثانی نظر نہیں آتا
دونوں عالم کے ماہ پاروں میں

گلشنِ دہر میں تو کیا آیا
جان ہی آ گئی بہاروں میں

تیرا صدقہ مجھے جو مل جائے
میں بھی ہوجاؤں تاجداروں میں

میری جانب بھی ہو نگاہ کرم
میں بھی شامل ہوں غم کے ماروں میں

کاش اپنی نظر بھی کھو جاتی
روضۂ پاک کے نظاروں میں

کس قدر جذبۂ محبت ہے
اے ظفؔر ان کے جاں نثاروں میں

ﷺ

اِک دن عطا مجھے بھی متاعِ شعور کر
اے شہرِ علم! میری جہالت کو دور کر

بے لطف سی حیات کو محوِ سُرور کر
اک چشمِ التفات اِدھر بھی ضرور کر

میری چہار سمت ہے دریائے تیرگی
ظاہر تو ایسے وقت میں کشتیِ نور کر

عشقِ رسولِ پاک کی معراج تک پہنچ
جنت کی آرزو ، نہ تمنائے حور کر

اُس رحمتِ تمام کی عظمت پہ سر جھکا
اپنی عبادتوں پہ نہ اتنا غرور کر

دل کی طرف بھی اپنے ذرا جھانک کر تو دیکھ
جب آرزوئے جلوۂ حسنِ حضور کر

واقف کہاں ظفر ابھی آدابِ مدح سے
اس بے شعور کو بھی کبھی باشعور کر

ﷺ

رونقِ صبح و شام تجھ سے ہے
زندگی شاد کام تجھ سے ہے

تجھ سے قندیلِ کُن فکاں ، روشن
یعنی سارا نظام تجھ سے ہے

تو لباسِ بشر میں نورِ خُدا
روشنی حق کی عام تجھ سے ہے

تیری اِک اک ادا میں ہے اعجاز
اس میں کس کو کلام تجھ سے ہے

تجھ سے باقی جہاں میں میرا وجود
اور اعلیٰ مقام تجھ سے ہے

مجھ کو دنیا سے کیا غرض کوئی
مجھ کو جو بھی ہے کام تجھ سے ہے

رنج و غم سے مجھے رہا کرنا
عرض خیر الانام تجھ سے ہے

تیرا ممنون کیوں رہے نہ ظفرؔ
فیض حاصل مدام تجھ سے ہے

ﷺ

وفا کا ، خلق کا ، الفت کا ، آشتی کا چراغ
جلایا آپ نے ہر سمت زندگی کا چراغ

ستم کی آندھی اٹھاتا رہا جہاں لیکن
بجھا سکا نہ کبھی وہ مرے نبی کا چراغ

دکھائی آپ نے راہِ نجات دنیا کو
جلا کے کُفر کی ظلمت میں بندگی کا چراغ

وہ میری بزمِ تصوّر میں جب سے آئے ہیں
جلا ہے خانۂ دل میں مرے خوشی کا چراغ

ضیائے مدح و ثنا آپ ہی کی ہے ہر سو
دیارِ عشق میں روشن ہے آپ ہی کا چراغ

ترا چراغ بجھانے کی جس نے کی جرأت
سدا کے واسطے گل ہو گیا اسی کا چراغ

ہر ایک سمت متاعِ ضیا لٹاتا ہے
مرے حضور کے پیغام راستی کا چراغ

یہ شہر علم کا اعجاز ہے جہاں والو!
ہر ایک سمت جو روشن ہے آگہی کا چراغ

ہر ایک روز ظفرؔ میں لکھوں قصیدۂ نور
اسی طرح رہے روشن یہ شاعری کا چراغ

ﷺ

شبِ الحاد کی ظلمت میں تنویرِ سحر ہوکر
جہاں میں آپ آئے دوجہاں کے راہبر ہوکر

رہے تا عمر جو تیرے غبارِ رہ گزر ہو کر
وہ ادنیٰ لوگ چمکے دہر میں شمس و قمر ہوکر

ترے دلدار ہوکر ،تیرے محبوب نظر ہو کر
رہیں گے دوجہاں میں ہم یقیناً معتبر ہو کر

کسی سے کچھ نہیں کہنا ، فقیری ٹھاٹ میں رہنا
قناعت اس قدر دونوں جہاں کے تاجور ہوکر!

کرے گھر کُفر کے سینے میں وہ آئینۂ رحمت
تبسم کی ادا بن کر ، محبت کی نظر ہوکر

اِدھر کو آپ جو کہہ دیں اُدھر اے قول کے سچّے
اِدھر بھی بایقیں رہ جائے دم بھر میں اُدھر ہو کر

انھیں سے پوچھئے کیفیت نظّارگی کیا ہے
حرم سے آئے ہیں جو روضۂ خیر البشر ہو کر

فضائے دل معطر ہو گئی ہے تیری خوشبو سے
نسیمِ صبح آئی ہے جو تیری رہ گزر ہو کر

پکارا ہے اسی اُمید پر اپنے مسیحا کو
وہ آئیں گے کسی دن چارۂ دردِ جگر ہو کر

یقیں ہے، اک نہ اک دن وہ کرم فرمائیں گے مجھ پر
رہے گا نخلِ اَرماں اک نہ اک دن بارور ہو کر

جو اذن باریابی تیرے در سے ہم کو مل جاتا
ہمیشہ کے لیے رہ جاتے خاکِ سنگِ در ہو کر

جہالت کی شبِ دیجور میں اے نیّر اعظم
''ترے ذرّے چمکتے ہیں چراغ رہ گزر ہو کر''

وہی ہے قدردانِ عظمتِ انسانیت لوگو!
بشر بن کر رہا جو خلق میں خیر البشر ہو کر

جہاں میں ہر طرف ہے تیری نسلِ پاک کا شہرہ
رہے کفّار ہی دنیا میں نخلِ بے ثمر ہو کر

بتاؤں کیا تمھیں دل ہو گیا ہے کیا سے کیا واعظ!
نثارِ جلوۂ رخسارِ شاہِ بحر و بر ہو کر

عجب انداز ہے چشمِ پیمبر کی عنایت کا
لٹاتی ہے شفاعت کے گہر وہ آنکھ تر ہو کر

لبِ معجز نُما سے آپ جو ارشاد فرمادیں
شکستِ فاش دے دے تیغ کو شاخِ ثمر ہو کر

کبھی اس بات پر سوچا تو آنکھیں ہوگئیں پرنم
ہماری ہر دعا کیوں رہ گئی ہے بے اثر ہوکر

اُسے تو ہم نے حق سمجھا، اُسے تو ہم نے حق جانا
کوئی بھی بات پہنچی آپ کے در سے اگر ہو کر

رضائے حق کی منزل تک پہنچنا کون مشکل ہے
وہاں تک ہم پہنچ جائیں گے تیری رہ گزر ہو کر

نظر کے سامنے معیار شرع و دین کو رکھیے
پھر اس کے بعد کہیے نعت احمد بے خطر ہوکر

ظفؔر سرکار کی مدحت کے صدقے تم بھی رہتے ہو
جہانِ فکر و فن میں سرمۂ اہلِ نظر ہو کر

ﷺ

گھٹا جو دیارِ نبی سے اٹھی ہے
وہ ہم عاصیوں پر برس کے رہی ہے

تصوّر میں ہر وقت شہرِ نبی ہے
یہی اب عبادت ، یہی بندگی ہے

تری یاد میں آنکھ نم ہو چلی ہے
یہی تو قبولِ دعا کی گھڑی ہے

ترا غم ہی معراج ہے میرے دل کی
ترا درد ہی حاصلِ زندگی ہے

ترے حُسنِ تاباں کا ہے معجزہ یہ
مہ و مہر و انجم میں جو روشنی ہے

اُدھر ہو رہی ہے خُدا کی نوازش
جدھر تیری چشمِ کرم اٹھ رہی ہے

سجا اُس کے سر پر ہی تاجِ امارت
ترے در کی خیرات جس کو ملی ہے

ترا غم ، تری یاد ، تیرا تصوّر
ہماری متاعِ محبت یہی ہے

تلا ہے مٹانے پہ ہم کو زمانہ
مسیحائے اُمت مدد کی گھڑی ہے

ترے عشق نے کی عطا وہ بُلندی
تعجب سے دنیا مجھے دیکھتی ہے

ظفؔر کی طرف بھی ہو چشم عنایت
تمنائے دیدار اسے آپ کی ہے

ﷺ

نور کی سرکار سے ملتا ہے صدقہ نور کا
نور کی خاطر پڑھے جب دل وظیفہ نور کا

جب ہماری آنکھ نے دیکھا نظارا نور کا
دم کے دم میں ہو گیا یہ دل ہمارا نور کا

اس طرح سیراب کرتا ہے وہ دریا نور کا
کوہ و صحرا ، شہر و قریہ میں ہے شہرہ نور کا

نور ہی کو سب نے دیکھا کرتے سجدہ نور کا
نور ہی نے نور سے جوڑا ہے رشتہ نور کا

نور سے ملنے گیا تھا جب یہ ٹکرا نور کا
دونوں جانب بس عیاں تھا نوری جلوہ نور کا

جب بڑھے سدرہ سے آگے وہ لباسِ نور میں
اُن کے سر پر نور نے باندھا عمامہ نور کا

نور مطلق کا ہی اک اعجاز اس کو مانیے
پیکرِ خاکی میں جو پیدا ہے جلوہ نور کا

دیکھیے چشمِ بصیرت سے تو آئے گا نظر
روضۂ سرکار کا ہے ذرہ ذرہ نور کا

نور کے سائے میں ہوں گے نور کے سب اُمتی
جب بروز حشر لہرائے گا جھنڈا نور کا

باادب ہوکر فرشتے پڑھتے رہتے ہیں دُرود
نور کی محفل میں جب ہوتا ہے چرچا نور کا

کررہا ہے نور سر خم بارگاہِ نور میں
نور کے قدموں کے نیچے ہے مصلّٰی نور کا

نور نے یوں نور کو بخشی متاعِ بے حساب
بھر گیا جی ، ہو گیا ارمان پورا نور کا

اے ظفرؔ جب ہو گئی اُس نور کی چشمِ کرم
لکھ گیا یہ بے بضاعت بھی قصیدہ نور کا

ﷺ

جلوۂ حق ہی تو ہے جلوہ رسول اللہ کا
کیوں نہ ہو یہ دل مرا شیدا رسول اللہ کا

ہے کہاں کوئی بھی ہم پایہ رسول اللہ کا
مرتبہ نبیوں میں ہے اعلیٰ رسول اللہ کا

وہ بلا شک مرتبہ دانِ نبی ہیں مومنو!
پوچھئے جبریل سے رتبہ رسول اللہ کا

ہوگئی واجب شفاعت حشر میں اُس کے لئے
جس نے دیکھا چہرۂ زیبا رسول اللہ کا

قلبِ مضطر کو مرے تسکین حاصل ہوگئی
میرے لب پر نام جب آیا رسول اللہ کا

خالقِ کونین کی آنکھوں کے جب تارے ہیں وہ
کیوں نہ ہو کونین میں چرچا رسول اللہ کا

جس سے کشتِ دین و ایماں تھی صحابہ کی ہری
آج بھی جاری ہے وہ دریا رسول اللہ کا

'من اطاع اللہ' سے روشن یہ نکتہ ہوگیا
رب کو ہے محبوب ہر اُسوہ رسول اللہ کا

اُس کی ٹھوکر میں زمانے کی شہنشاہی رہی
جس کو حاصل ہو گیا صدقہ رسول اللہ کا

امنِ عالم کے لئے ہے صورتِ مہرِ مبیں
مومنو ، وہ آخری خطبہ رسول اللہ کا

وہ کبھی مائل نہ ہوگا جانب دہشت گری
جو بھی ہوگا چاہنے والا رسول اللہ کا

اے ظفرؔ ہو لب پہ میرے اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ
جس گھڑی ہو روبرو روضہ رسول اللہ کا

ﷺ

حاصل جسے ہوئی ہے زیارت رسول کی
ہوگی اسے نصیب شفاعت رسول کی

یہ ہے مقام اور یہ عظمت رسول کی
ہے قدسیوں کے لب پہ بھی مدحت رسول کی

کیوں ہو نہ میری آنکھ میں صورت رسول کی
ہے باعثِ نجات محبت رسول کی

از فرش تا بہ عرش ہے صلِّ علیٰ کی دھوم
اللہ رے بلندیِ سیرت رسول کی

دونوں جہاں میں ہو کے وہی سُرخرو رہا
اپنائی جس بشر نے شریعت رسول کی

نبیوں کے وہ امام ہیں، وہ رحمتِ تمام
کیوں ہو نہ دو جہاں پہ فضیلت رسول کی

مردود ہے وہ خالقِ اکبر کے سامنے
کرتا ہے جو زباں سے اہانت رسول کی

کیوں تیرگیِ کفر میں ہو خوفِ گمرہی
روشن ہے دل میں شمعِ ہدایت رسول کی

ہر حال میں کرے گا وہ تعظیمِ مصطفیٰ
جس کے بھی دل میں ہوگی عقیدت رسول کی

حُسنِ جمالِ احمدِ مُختار مرحبا!
محبوب ہے خُدا کو بھی صورت رسول کی

یہ بات امتوں پہ نہیں صرف مُنحصر
نبیوں کو ہوگی حشر میں حاجت رسول کی

کردار میں ہے ایسی طہارت کی روشنی
ہے دشمنوں کے دل میں بھی عظمت رسول کی

ان سا جہاں میں کوئی بھی پیدا نہیں ہُوا
گھر گھر میں کیوں نہ عام ہو شہرت رسول کی

ہوتی ذلیل و خوار نہ دنیا میں اپنی قوم
رہتی جو یاد اس کو ہدایت رسول کی

ضوبار ہوگا نیّرِ اسلام سے جہاں
یہ ہے ہمارے حق میں بشارت رسول کی

ہوتے ہیں جب بھی چشمِ تصوّر میں جلوہ گر
ہر سمت پھیل جاتی ہے نکہت رسول کی

نعت رسول میں جو یہ کہتا ہوں اے ظفؔر
در اصل ہے یہ چشمِ عنایت رسول کی

ﷺ

کرتی ہے مضطرب جسے فرقت رسول کی
ہوتی ہے اُس پہ چشمِ عنایت رسول کی

شاید وہی بتائیں گے عظمت رسول کی
پوچھو تو جبرئیل سے رفعت رسول کی

اعدا کے واسطے بھی کبھی بد دعا نہ کی
کس درجہ پاک و صاف ہے طینت رسول کی

سلطانِ دوجہاں ہیں مگر بوریا نشیں
مشہورِ دوجہاں ہے قناعت رسول کی

میں کیا بتاؤں ، دل یہ مرا کیا سے کیا ہُوا
جب سے ہے میرے دل میں محبت رسول کی

کیوں کیجئے نہ دل سے شہِ دیں کی اتباع
ہے طاعتِ خُدا ہی اطاعت رسول کی

جو ہوگیا نبی کا ، خدا کا وہ ہوگیا
یوں رب کو ہے عزیز محبت رسول کی

اس کو میں اپنی چشمِ عقیدت سے چوم لوں
دیکھی ہے جس نگاہ نے صورت رسول کی

لاریب اُس پہ آتشِ دوزخ حرام ہے
جس کو بھی ہوگئی ہے زیارت رسول کی

در اصل یہ کرم ہے رسالت مآب کا
کرتا ہوں اے ظفر جو میں مدحت رسول کی

ﷺ

جس کسی کے دل میں الفت ہے رسول اللہ کی
اُس پہ تو چشمِ عنایت ہے رسول اللہ کی

اُن کے رتبے کو پہنچ سکتا ہے کوئی کس طرح
بعدِ خالق جب فضیلت ہے رسول اللہ کی

وہ تو مومن ہی نہیں جس کو نہ ہو عشقِ رسول
جانِ ایماں ہی محبت ہے رسول اللہ کی

آج بھی محروم اُس در سے کوئی آتا نہیں
آج بھی جاری سخاوت ہے رسول اللہ کی

دونوں عالم میں نہیں ملتی کوئی جس کی مثال
وہ عظیم الشان سیرت ہے رسول اللہ کی

رشکِ گلزارِ جناں ہو کیوں نہ طیبہ کی زمیں
ہر طرف رحمت ہی رحمت ہے رسول اللہ کی

ماسوا اُن کے شفیعِ حشر کوئی بھی نہیں
سارے نبیوں کو ضرورت ہے رسول اللہ کی

آپ کی چوکھٹ پہ جھکتی ہے فرشتوں کی جبیں
کیا نرالی شان و عظمت ہے رسول اللہ کی

کیوں نہیں ان کی اطاعت میں دل و جاں سے کروں
حُکمِ خالق ہی اطاعت ہے رسول اللہ کی

بھیجتا ہے خالقِ کونین بھی ان پر درود
اللہ اللہ کیا فضیلت ہے رسول اللہ

روز محشر کا مجھے کھٹکا ہو کیوں کر اے ظفرؔ
جب مجھے حاصل حمایت ہے رسول اللہ کی

ﷺ

کس قدر مرتبہ سرکار کا اعلیٰ ٹھہرا
آپ کے در کا گدا طائرِ سدرہ ٹھہرا

اُن کی توصیف کا حق مجھ سے ادا ہو کیسے
مدح خواں ان کا جب اللہ تعالیٰ ٹھہرا

حکم سرکار بجا لایا جو انساں دل سے
چشمِ خالق میں وہی صاحبِ رتبہ ٹھہرا

عشق سرکار میں کچھ بھی نہ کمی ہو اے دل
میری بخشش کا یہی ایک وسیلہ ٹھہرا

اہلِ بینش کے لئے ، اہلِ محبت کے لئے
جلوۂ روئے نبی جلوۂ مولیٰ ٹھہرا

جس کی تمثیل جہاں میں نہیں ملتی اب تک
یا نبی آپ کا 'اخلاق' ہی ایسا ٹھہرا

ناز کیوں کر نہ کرے اپنے مقدر پہ ظفرؔ
جب کہ وہ اُمتِ سرکارِ مدینہ ٹھہرا

ﷺ

سب کی خاطر ہے جامِ رسول
مرحبا فیضِ عامِ رسول

در حقیقت خدا کے سِوا
کس نے سمجھا مقامِ رسول

آپ ہی تو ہیں مختارِ کُل
یہ جہاں ہے نظامِ رسول

اُس پہ قرباں ہزاروں کلام
اللہ اللہ کلامِ رسول

یہ مدینہ ، مدینہ ہُوا
ہو گیا جب قیامِ رسول

مشکلوں میں مری جان ہے
المدد یا امامِ رسول

حکم ربِ دوعالم ہے یہ
کیجئے احترامِ رسول

میرے دل کو سکوں مل گیا
لب پہ آتے ہی نامِ رسول

خوفِ محشر ہو کیوں کر اُسے
جب ظفؔر ہے غلامِ رسول

ﷺ

مل گیا ، حاصلِ مدعا مل گیا
جب نبی مل گئے تو خدا مل گیا

عشقِ حضرت کا مجھ کو صلہ مل گیا
باغِ فردوس کا راستہ مل گیا

ڈگمگائیں گے کیوں پل پہ میرے قدم
جب مجھے رہبر حق نما مل گیا

میری خاطر ہے آساں رہِ زندگی
نقشِ پائے شہِ انبیا مل گیا

مختصر یہ ہے روداد معراج کی
نور سے نور کا سلسلہ مل گیا

یہ جہاں یوں ہی قرباں نہیں آپ پر
آپ کے در سے رب کا پتہ مل گیا

جو فنا ہو گیا عشقِ سرکار میں
زندگانی کا اس کو مزہ مل گیا

کیوں نہ ہو ناز قسمت پہ مجھ کو ظفؔر
جب مجھے صدقۂ مصطفیٰ مل گیا

ﷺ

کروں کیا بیاں عز و شانِ محمد
خدا خود ہے جب مدح خوانِ محمد

نبی کا ہے فرمان حُکمِ الٰہی
خُدا کی زباں ہے زبانِ محمد

خُدا اُن سے راضی ، وہ راضی خدا سے
زہے رتبہٗ دوستانِ محمد

زمانہ بھی شاہد ہے ، دنیا بھی شاہد
ملے خاک میں دشمنانِ محمد

لٹاتا رہے گا سدا بوئے وحدت
جہاں میں گُلِ بوستانِ محمد

اُسے حشر کی دھوپ کا خوف کیا ہو
جسے مل گیا سائبانِ محمد

یہ حسرت ہے دل میں کہ جاکر مدینہ
بنوں میں کبھی میہمانِ محمد

ظفؔر خوش نصیبی ہے اپنی کہ میں ہوں
بفضلِ خدا نعت خوانِ محمد

ﷺ

گزری ہے جس کی عمر شریعت کی چھاؤں میں
ہوگا بروزِ حشر وہ رحمت کی چھاؤں میں

ہم لوگ کر رہے ہیں بسر اپنی زندگی
سرکارِ دوسرا کی حکومت کی چھاؤں میں

یہ فیض ہے خیالِ رسالت مآب کا
بیٹھے ہیں جو صنوبرِ جنت کی چھاؤں میں

تقدیر میں ہے اس کی لکھی راحتِ دوام
جو آگیا ہے تیری محبت کی چھاؤں میں

اصحابِ ذی وقار اٹھاتے ہیں لطفِ زیست
اُس رحمتِ تمام کی رحمت کی چھاؤں میں

کیوں ان کے دل کو رنج ہو محشر کی دھوپ کا
جو لوگ ہیں نگاہِ رسالت کی چھاؤں میں

حسرت یہ ہے جو پہنچے مدینہ کبھی ظفؔر
لکھے وہ نعت آپ کی تربت کی چھاؤں میں

محمد ﷺ

وہ رحمتِ تمام جو چشمِ کرم کرے
ذرّوں کو مہر و ماہ سے بھی محترم کرے

دشوار کیوں ہو اُس کے لئے راہِ زندگی
جو اتباعِ سنتِ خیر الامم کرے

جو سیرِ لالہ زار مدینہ نصیب ہو
تا حشر دل نہ خواہشِ سیرِ ارم کرے

ہو جس کے روبرو تری سیرت کا آئینہ
وہ کیوں نہ اپنا سر تری عظمت پہ خم کرے

چھوڑوں گا میں نہ ہاتھ سے دامن حضور کا
کرتا ہے جو عدو مرے سر کو قلم کرے

اُمت کو کیوں نہ تجھ سے کرم کی اُمید ہو
پتھر پہ جب کرم ترا نقشِ قدم کرے

چھائے گا روزِ حشر تری رحمتوں کا اَبر
پھر کس لئے یہ دل تپِ محشر کا غم کرے

حیراں مرا قلم ہے دمِ مدح اے ظفرؔ
آقا کی کون کون سی خوبی رقم کرے

ﷺ

لو لگی ہے ، تری رحمت کے خزینے کی طرف
کیوں نہ راحت کی فضا ہو مرے سینے کی طرف

کر گئی دیکھتے ہی دیکھتے سب کو سیراب
رحمتوں کی جو گھٹا اُٹھی مدینے کی طرف

سر بلندی تجھے ہوجائے گی لاریب نصیب
تو قدم اپنا بڑھا عرش کے زینے کی طرف

بحرِ عصیاں میں نہ ہرگز یہ جھکولے کھائے
تو ذرا دیکھ جو لے میرے سفینے کی طرف

رشک سے دیکھتے رہتے ہیں خرد کے بندے
ایک اُمّی کے جہاں ساز قرینے کی طرف

اُس پہ لازم ہے کہ پیغامِ نبی تک آئے
سوچنا چاہے جہاں چین سے جینے کی طرف

میں اگر پہنچوں مدینہ تو یہ عالم ہو ظفرؔ
دیکھتا ہی رہوں قدرت کے نگینے کی طرف

ﷺ

مصطفیٰ کے پاؤں جس دن سے پڑے ہیں خاک پر
ہے زمیں کے ذرّے ذرّے کا دماغ افلاک پر

ماسوا اس کے مرا سامانِ بخشش کچھ نہیں
ہے بھروسا بس مجھے عشقِ رسولِ پاک پر

گلشنِ فردوس کا وہ ہے یقیناً مستحق
جان و دل سے جو فدا ہے صاحبِ لولاک پر

زہد و تقویٰ پر تجھے ہے کس لیے اتنا غرور
مجھ کو آتی ہے ہنسی زاہد ترے ادراک پر

اُن کے صبر و شکر کی رفعت ذرا یہ دیکھئے
ہو کے شاہِ دوجہاں وہ سو رہے ہیں خاک پر

آپ کی یادوں میں ہے جو مدّتوں سے اشکبار
ہو کرم کی اک نظر اُس دیدۂ نمناک پر

گلشنِ عقبیٰ بسا ہے میری چشمِ شوق میں
کیا نظر رکھوں میں دنیا کے خس و خاشاک پر

اُس کی رونق میں کمی آنے نہ پائی تاحیات
یوں چڑھا رنگِ قناعت آپ کی پوشاک پر

چھوڑ کر اسوہ نبی کا ہو رہے ہو شادماں
ہے تاسف یہ تمھارے جذبۂ بیباک پر

لذتِ قربِ نبی کا ہے یہی باعث ظفؔر
ناز ہو مجھ کو نہ کیوں اپنے دلِ صد چاک پر

ﷺ

نورِ خدا جو صورتِ انساں میں ڈھل گیا
دم بھر میں کائنات کا نقشہ بدل گیا

وہ جانِ کائنات جو آئے جہان میں
ہر سمت رنگ و نور کا چشمہ اُبل گیا

اُن کے جمالِ پاک پہ جس دم نظر پڑی
میرا خیال جانبِ حُسنِ ازل گیا

جن کا ہے عشق میرے لئے حاصلِ حیات
سُنتے ہی نام ان کا مرا دل مچل گیا

میں نے جو ان کو دل سے کیا مشکلوں میں یاد
سر سے مرے بلاؤں کا طوفان ٹل گیا

اُس کے لئے تو سہل ہوئی راہِ زندگی
جو اسوۂ حضور کے سانچے میں ڈھل گیا

وہ ہو گئی ہیں عارفِ اسرارِ کائنات
تیری وفا کا دیپ جن آنکھوں میں جل گیا

پیغامِ مصطفےٰ کا اِسے معجزہ کہیں
جو دامِ گمرہی سے زمانہ نکل گیا

اُس رحمتِ تمام کا صدقہ ہے اے ظفرؔ
جو میرے غم کدے کا یہ منظر بدل گیا

ﷺ

جلا کے دل میں محبت کے ترجماں کا چراغ
جہاں میں ڈھونڈ رہا ہوں کوئی اماں کا چراغ

عجم ہو یا کہ عرب ، شرق ہو کہ خطۂ غرب
کہاں کہاں نہ جلا رحمتِ زماں کا چراغ

رگِ گلو میں ہیں تجھ سے حیات کے آثار
ترے ہی نام پہ روشن ہے قلب و جاں کا چراغ

ترے ہی در سے ہوئی راحتِ جگر حاصل
ترے ہی در سے ملا ہم کو یہ اماں کا چراغ

ترے ہی نور سے روشن ہے شمع ماہ و نجوم
ترے ہی نور سے رخشندہ کہکشاں کا چراغ

نثار کیوں نہ ہو پروانۂ وفا اُس پر
رہا جو بن کے سدا تیرے آستاں کا چراغ

میں اپنے دل کی سیاہی کو دور کرتا ہوں
جلا کے دل میں غمِ ختمِ مرسلاں کا چراغ

یہ معجزہ ہے اسی شہرِ علم کا جو یہاں
شبانِ جہل میں روشن ہے علم داں کا چراغ

وہ حسن ، مظہرِ نورِ خُدا جسے کہئے
اُسی کے حسن سے روشن ہے دو جہاں کا چراغ

یہ آرزو ہے ظفرؔ اُن کی دید ہوجائے
جلا ہے جن کے لئے بزمِ کن فکاں کا چراغ

ﷺ

خُدا کے دین کا پرچم ، نبی کے نام کا جھنڈا
سرِ عرشِ علیٰ بھی ہے بلند اسلام کا جھنڈا

مرے آقا نے جب لہرا دیا اسلام کا جھنڈا
ہُوا سارے جہاں میں سرنگوں اصنام کا جھنڈا

دیارِ کفر میں بھی ہیبتِ اسلام قائم ہے
جو لہراتا ہے ہر سو آپ کے پیغام کا جھنڈا

غمِ عشقِ نبی میں جسم سے جب جاں نکل جائے
مرے تابوت پر رکھنا نبی کے نام کا جھنڈا

حدیثِ قدسیِ لولاک سے یہ آشکارا ہے
رسول اللہ کی کملی ہے صبح و شام کا جھنڈا

کرم یہ آپ کا ہے، آپ ہی کی یہ عنایت ہے
مرے آغاز کے ہاتھوں میں ہے انجام کا جھنڈا

اُسے طوفانِ باطل میں سہارا ہوگیا حاصل
جو تھاما آپ نے بیت خُدا کے بام کا جھنڈا

زمانے کے جھکانے سے ظفر وہ جھک نہیں سکتا
رہے گا تا ابد اونچا شہِ اسلام کا جھنڈا

ﷺ

زمیں سے عرش بریں تک اُنھی کے جلوے ہیں
جدھر بھی دیکھئے ، پیارے نبی کے جلوے ہیں

اسی لئے تو معطر ہے زندگی میری
ریاضِ دل میں گُلِ ہاشمی کے جلوے ہیں

جلائی آپ نے شمعِ ہدیٰ جو دنیا میں
اُسی کے فیض سے یہ روشنی کے جلوے ہیں

ق

جہاں پہ کوثر و تسنیم و سلسبیل کی موج
جہاں پہ خلد کی خوش منظری کے جلوے ہیں

جہاں پہ ہوتی ہے ہر وقت بارشِ رحمت
ہر ایک سمت جہاں نور ہی کے جلوے ہیں

وہ سر زمین بھی کیا سر زمین ہے یارو
جہاں پہ آٹھوں پہر بندگی کے جلوے ہیں

یہ آرزو ہے کہ میں سر کے بل وہاں پہنچوں
کہ جس دیار میں پائے نبی کے جلوے ہی

☆

فرشتے کرتے ہیں جس کا طواف شام و سحر
مری نظر میں ظفرؔ اُس گلی کے جلوے ہیں

ﷺ

ہر اک حال میں لب پہ شکرِ خدا ہے
نبی آپ پر ختم صبر و رضا ہے

نبی پر دل و جان سے جو فدا ہے
خُدا کی نظر میں وہی با وفا ہے

جسے عشقِ احمد کا صدقہ ملا ہے
خُدا جانے وہ کیا سے کیا ہوگیا ہے

رسولِ مکرّم نے جو کہہ دیا ہے
وہ ہو کے رہے گا ، وہ ہو کے رہا ہے

مرے ہاتھ میں دامنِ مصطفیٰ ہے
بھلا میری قسمت کا کیا پوچھنا ہے

تصوّر میں ہردم ہے شہرِ مدینہ
یہ عشقِ شہِ دیں نہیں ہے تو کیا ہے

کروں کیوں نہ ان پر دل و جاں تصدق
نبی کی رضا ہی خدا کی رضا ہے

تری بات ٹل جائے یہ غیر مُمکن
ترا قول جب قولِ رب العلیٰ ہے

یہ چلنا ، یہ پھرنا ، یہ سونا ، یہ اٹھنا
نبی آپ کی ہر ادا معجزہ ہے

کوئی اس حقیقت کو مانے نہ مانے
ہر اک علم سے تیرا سینہ بھرا ہے

ملک بھی یہاں دست بستہ کھڑے ہیں
یہ کیا شانِ دربارِ خیر الوریٰ ہے

نہیں منحصر صرف جن و بشر پر
خُدا بھی درود آپ پر بھیجتا ہے

رہا جس کے ہونٹوں پر 'الفقر فخری'
وہی دونوں عالم کا فرماں روا ہے

مجھے ظُلمتوں کا نہیں خوف کوئی
نگاہوں میں روشن ترا نقشِ پا ہے

ہماری طرف بھی ہو چشمِ عنایت
زمانہ مٹانے پہ ہم کو تُلا ہے

ظفرؔ ہو نہ مایوس اُن کے کرم سے
ازل سے کرم ان کا شیوہ رہا ہے

ﷺ

چلے جو شہرِ مدینہ ، یہ کام کر کے چلے
ہر آرزو تری رحمت کے نام کر کے چلے

مدینہ پہنچے تو یہ اہتمام کر کے چلے
قدم قدم پہ سجود و قیام کر کے چلے

اُسے جو منزلِ مقصود کی تمنا ہے
خرد سے کہہ دو جنوں کو امام کر کے چلے

یہ ہے زیارت بیت الحرام کا مقصد
اِدھر سے گزرے ، وہ تجھ کو سلام کر کے چلے

درِ حبیب خُدا میں کشش ہی ایسی تھی!
وہاں جو صبح کو بیٹھے تو شام کر کے چلے

مدینہ جاکے پھر آنا بڑا ہی مشکل تھا
وہاں سے ہم جو چلے دل کو تھام کرکے چلے

جو اپنے دل کو ترے غم سے کرلیا آباد
ہم آخرت کے لئے انتظام کرکے چلے

خُدا نہ خواستہ ہوجائے کوئی بے ادبی
ہم احتیاط بہت گام گام کرکے چلے

بڑے بڑوں سے وہ ہونا محال لگتا ہے
جو کام آپ کے ادنیٰ غلام کرکے چلے

خدا کے فضل سے اُس کو ملے گا باغِ بہشت
جو اتباعِ رسولِ انام کرکے چلے

فضائے شہر مدینہ کا حُسن کیا کہنا
وہاں سے روح کو ہم شاد کام کرکے چلے

ظفرؔ نبی کی محبت ہی عینِ ایماں ہے
اس ایک نکتے پہ حجّت تمام کرکے چلے

ﷺ

رہے گا تا ابد روشن شہِ ابرار کا سورج
نہ ڈوبا ہے ، نہ ڈوبے گا مرے سرکار کا سورج

جہاں کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہو اٹھا
مُنوّر ہو گیا جب آمدِ سرکار کا سورج

مدینے میں شہ کونین جب تشریف لے آئے
چمک اُٹھا ہمیشہ کے لئے انصار کا سورج

دیارِ دوستاں ہی کیا ، دیارِ دشمناں میں بھی
چمکتا ہے نبی کے خُلقِ رحمت بار کا سورج

نبی کے اسوۂ حسنہ پہ چلنا جس کا شیوہ ہے
نہ ڈوبے گا کبھی اس شخص کے کردار کا سورج

چراغِ فکرِ باطل ہو گئے گل دہر سے یکسر
ہوا جب آشکارا آپ کے افکار کا سورج

ہزاروں سنگ دل کو لمحے بھر میں کر گیا پانی
رسول اللہ کی شیرینیِ گفتار کا سورج

عرب ہو یا عجم ، دنیا ہو یا عرشِ معلّٰی ہو
کہاں چمکا نہ اُن کے روئے پُر انوار کا سورج

رسول کبریا کی تربیت کا معجزہ یہ ہے
منور ہے جو ہر سو سیرت اخیار کا سورج

اگر مومن ہو تو ہر سمت بانٹو نورِ ایمانی
رہو بن کر ہمیشہ احمدِ مُختار کا سورج

ظفرؔ اِس میں گزر ہو ظلمتوں کا ، غیر ممکن ہے
چمکتا ہے مرے دل میں نبی کے پیار کا سورج

ﷺ

محمدؐ سے خوش ہے خُدائے محمدؐ
نہ مقبول ہو کیوں دعائے محمدؐ

نگاہِ مشیت میں ہے مثلِ انجم
ہر اک ذرۂ خاکِ پائے محمدؐ

نبی کی اطاعت ہے رب کی اطاعت
رضائے خُدا ہے رضائے محمدؐ

یہ ہے رفعتِ شانِ محبوبی اُن کی
''خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ''

ہوا ہے نہ ہوگا کوئی رحمتِ کل
زمیں سے فلک تک سوائے محمدؐ

یہ حسرت ہے میری کہ میرے لبوں پر
رواں ہر گھڑی ہو ثنائے محمدؐ

ظفر یہ دعا ہے کہ میں زندگی بھر
رہوں دل سے بن کر گدائے محمدؐ

ﷺ

جو کیا کرتے ہیں دل سے اقتدائے مصطفیٰ
حشر کے دن ہوں گے وہ زیرِ لوائے مصطفیٰ

یہ سمجھئے آپ سے خوش ہے خُدائے مصطفیٰ
ہو گئی جو آپ کو حاصل رضائے مصطفیٰ

صاحبِ لولاک کا رتبہ ملا ہے آپ کو
ہے وجودِ کل حقیقت میں برائے مُصطفیٰ

مبتلائے شرک و بدعت ہو نہیں سکتا ہے وہ
جو غلامِ مصطفیٰ ہے ، جو گدائے مصطفیٰ

اللہ اللہ عظمتِ حُسنِ رسولِ کبریا
ہے خُدائے پاک کو پیاری ادائے مصطفیٰ

یہ فقط جنّ و بشر تک ہی نہیں محدود ہے
خالقِ اکبر بھی کرتا ہے ثنائے مصطفےٰ

اہلِ باطل کے دَبانے سے کہاں وہ دَب سکی
ساری دنیا سے رہی اونچی صدائے مصطفےٰ

جو امام الانبیا ہو ، جو حبیبِ کبریا
ہے کہاں کوئی دوعالم میں سوائے مصطفےٰ

میرے دل میں آرزو ہے تو یہی اِک آرزو
تا قیامت میں رہوں بن کر فدائے مصطفےٰ

نعت گوئی ہے مری خاطر جو آساں اے ظفؔر
یہ نگاہِ مُصطفےٰ ہے ، یہ عطائے مصطفےٰ

ﷺ

جب کہ ٹھہرا خود خُدائے پاک شیدا آپ کا
کیوں نہ ہو دونوں جہاں میں بول بالا آپ کا

جیسے جیسے آپ کے کردار کا سورج اُگا
دھیرے دھیرے ہو گیا سارا زمانہ آپ کا

اُس کے رتبے ، اس کی عظمت کا بھلا کیا پوچھنا
جس نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے چہرہ آپ کا

آپ کو نورِ مجسّم کیوں نہ آخر میں کہوں
جب کمر سے پار کر جاتا ہے پٹہ آپ کا

ساری دنیا کے لیے ہے مشعلِ راہِ اماں
حج آخر کا وہ عالم ساز خطبہ آپ کا

ہو گیا ہے وہ رہا قیدِ غمِ کونین سے
یا شہ دیں جس کے بھی دل پر ہے قبضہ آپ کا

گرمیِ خورشیدِ محشر کا ہمیں کچھ غم نہیں
ہم گنہگاروں کے سر پر ہے جو سایہ آپ کا

سب رسولوں سے بھلے ہیں آپ جب یا شاہِ دیں
سارے رستوں سے بھلا ہو کیوں نہ رستہ آپ کا

آپ ہی دل کے سکوں ہیں، آپ ہی جاں، کے قرار
جاں بھی میری آپ کی ہے، دل بھی میرا آپ کا

یا نبی اپنے ظفرؔ پر کیجیے اتنا کرم
دل سے وہ پڑھتا رہے ہر دم قصیدہ آپ کا

ﷺ

آ کے جو رہے خواب میں سرکار دیر تک
آنکھوں میں رہا جلوۂ رُخسار دیر تک

جو باریاب ہوں گے درِ شاہ پر کبھی
روئیں گے زار زار طلبگار دیر تک

دل میں جو آرزو ہے تو اتنی سی آرزو
بن کر رہوں میں آپ کا بیمار دیر تک

رنگینیوں میں ڈوبی ہوئی تھی فضائے دہر
میری نظر میں تھا جو وہ گلزار دیر تک

بن کر نگار رحمت و نورِ وفا رہا
آئینۂ نظر میں وہ کردار دیر تک

میرے تصورات میں جب آپ آ گئے
مہکا ہوا رَہا مرا گھر بار دیر تک

جلوہ گناں ہیں سیّد ابرار روبرو
محسوس کیوں ہوا یہ کئی بار دیر تک

کتنے وہ خوش نصیب ہیں، جن کی نگاہ میں
اے دل رہے وہ گنبد و مینار دیر تک

جو آپ کے فدائی ہیں، رہتے ہیں روز و شب
صلِ علیٰ کے ذکر سے سرشار دیر تک

اللہ رے یہ رنگِ عطائے شہ امم
روتے ہیں آپ بہر گنہگار دیر تک

ارماں یہ ہے کہ جاؤں مدینہ کبھی ظفرؔ
حاصل کروں میں لذت دیدار دیر تک

ﷺ

اُسی کی پیروی میں سارے عالم کی بھلائی ہے
رسولِ کبریا نے راہ جو دیں کی دِکھائی ہے

حقیقت میں مرادِ زندگانی اس نے پائی ہے
جسے حاصل شہِ کونین کے در کی گدائی ہے

امام الانبیاء ہیں وہ ، حبیب کبریا ہیں وہ
مقامِ سیدِ کونین تک کس کی رسائی ہے

خُدا ہے آپ کا شیدا ، خُدائی آپ پر قرباں
شہِ دیں آپ نے کیا دلبری کی شان پائی ہے

مہ و خورشید اس سے روشنی کی بھیک لیتے ہیں
خُدا معلوم کیا شانِ جمالِ مُصطفائی ہے

حد پرواز ہے روح الامیں کی شاخِ سدرہ تک
رسولِ کبریا کی عرشِ اعظم تک رسائی ہے

یقیناً کر ہی دے گی آتشِ دوزخ کو وہ ٹھنڈا
ولائے مصطفٰے نے آگ جو دل میں لگائی ہے

زمیں پر، آسماں پر، چاند، سورج پر، ستاروں پر
ہر اک شئے پر شہِ کونین کی فرماں روائی ہے

مقامِ مصطفٰے اس بات سے بھی آشکارا ہے
کتاب حق انھیں کی معرفت دنیا میں آئی ہے

رہا کرتا ہے ہردم محو جو عشقِ شہِ دیں میں
اسے بے شک رموزِ کبریا سے آشنائی ہے

ظفرؔ محدود مجھ تک ہی نہیں یہ شغلِ روحانی
جدھر دیکھو مرے سرکار کی مدحت سرائی ہے

ﷺ

ہو گیا ہے جس پہ بھی روشن مقامِ مصطفٰے
وہ کیا کرتا ہے دل سے احترامِ مصطفٰے

سُن لیا جس نے وہی شیدا نبی کا ہو گیا
پُر اثر ہے کس قدر طرزِ کلامِ مصطفٰے

بس زمیں تک ہی نہیں محدود ان کا ذکرِ پاک
عرش پر بھی گونجتا رہتا ہے نامِ مصطفٰے

ہے کلامِ کبریا اس بات کی روشن دلیل
سب سے اعلیٰ، سب سے افضل ہے نظامِ مصطفٰے

زلزلہ سا کُفر کے سینے میں برپا ہو گیا
جب سنا فاراں کی چوٹی سے پیامِ مصطفٰے

دونوں عالم کی حقیقت اس پہ روشن ہوگئی
پی لیا خوش قسمتی سے جس نے جامِ مصطفےٰ

قبر میں چہرہ نبی کا جب دِکھایا جائے گا
کس قدر مسرور ہوگا ہر غُلامِ مصطفےٰ!

گلشنِ فردوس کا ہوگا وہ بے شک مستحق
جس کی آنکھوں میں بسی ہے صبح و شامِ مُصطفےٰ

تیرا رتبہ آسماں سے بھی فزوں تر ہوگیا
اے زمیں تجھ پر ہُوا جب سے قیامِ مصطفےٰ

اے ظفرؔ میرے لیے اعجاز کی یہ بات ہے
کہہ رہے ہیں لوگ جو مجھ کو غلامِ مصطفےٰ

ﷺ

خائف ہو مرا دل کیوں خورشیدِ قیامت سے
اُمیدِ شفاعت ہے اُس پیکرِ رحمت سے

آزاد ہُوا وہ دل ہر رنج و مصیبت سے
لو جس نے لگائی ہے تیرے درِ دولت سے

ہو جائے مجھے حاصل کیفیتِ روحانی
ہو جاؤں مُشرّف جو میں تیری زیارت سے

کیوں آنکھ اٹھا کر میں دنیا کی طرف دیکھوں
معمور ہے دل میرا جب تیری محبت سے

ممکن ہی نہیں اس میں ظلمت کا گزر بھی ہو
روشن ہے مری دنیا سرکار کی طلعت سے

کیوں کر نہ تجھے سمجھوں میں کار کُشا اپنا
ہر کام بنا میرا تیری ہی عنایت سے

کیوں سرو کہوں تجھ کو اے حُسنِ چمن آرا
کیا سرو کو نسبت ہے تیرے قد و قامت سے

خالق کی نگاہوں میں مردود وہی ٹھہرا
برگشتہ ہُوا آقا جو تیری شریعت سے

کیا تیری محبت نے یہ مُجھ کو بنا ڈالا
کیوں دیکھتی ہے دنیا مجھ کو بڑی حیرت سے

اتنی سی ظفؔر میرے اس دل کی تمنا ہے
میں نام جپوں ان کا ہر روز عقیدت سے

ﷺ

ہوگا جو روبرو درِ سرکار دیر تک
محظوظ ہوں گے اُن کے طلبگار دیر تک

نظروں میں ہو وہ جلوۂ رخسار دیر تک
تکتا رہوں میں جانبِ سرکار دیر تک

جو ہوگئی نگاہِ عنایت حضور کی
غم میں نہ ہم رہیں گے گرفتار دیر تک

جب تیرگیٔ کُفر دکھاتی ہے مجھ کو آنکھ
آتا ہے یاد وہ رُخِ ضوبار دیر تک

اُس چشمِ غم گسار کے صدقے نہ جاؤں کیوں
پرنم رہی جو بہرِ گنہگار دیر تک

ہوگا جب آفتابِ رسالت کا لطف عام
رہ پائے گی نہ غم کی شبِ تار دیر تک

ہوتا ہے جب بھی رنج و مصیبت کا سامنا
آتے ہیں یاد سیّدِ ابرار دیر تک

صلِ علیٰ کا ورد جو میں نے کبھی کیا
بوئے ولا سے میں رہا سرشار دیر تک

وہ کیا بیاں کروں جو ہوئی میری کیفیت
آتی رہی جو نکہت سرکار دیر تک

امداد میری کرتے ہیں سرکار غیب سے
دل کو مرے لگا یہ کئی بار دیر تک

تشریف آپ لائے تھے جس رات خواب میں
خوش تھا یہ میرا طالعِ بیدار دیر تک

دوری میں بھی تھی ایسی حضوری کی کیفیت
پائی نظر نے لذتِ دیدار دیر تک

جاتا ہے قافلہ جو کوئی سوئے مدینہ
کرتا ہے مضطرب غمِ سرکار دیر تک

یہ آرزو ہے ، سامنے روضہ ہو آپ کا
پڑھتا رہوں میں نعت کے اشعار دیر تک

صدقے میں ماہِ چرخ نبوت کے اے ظفرؔ
ہوتی رہے گی بارشِ انوار دیر تک

ﷺ

کرم مجھ پر بھی جو اے ابرِ رحمت بار ہو جاتا
مرا دشتِ تمنّا رشکِ صد گلزار ہو جاتا

جو میں دل سے مطیعِ احمدِ مختار ہو جاتا
سفینہ میرے ایماں کا بھنور سے پار ہو جاتا

اگر مجھ پر بھی لطفِ سیّدِ ابرار ہو جاتا
رہِ منزل کا ذرہ ذرہ پُر انوار ہو جاتا

یقیناً ہوگئی ہوتی مری دنیائے دل روشن
جو اُن کے روئے پُر انوار کا دیدار ہو جاتا

کبھی وہ خواب ہی میں جلوہ فرما ہوگئے ہوتے
نصیب کم نصیباں بالیقیں بیدار ہو جاتا

مرے پیش نظر ہوتی اگر سیرت محمدؐ کی
مجھے یہ ہے یقیں ، میں صاحبِ کردار ہو جاتا

فصاحت کے گُلِ خوش رنگ جھڑتے ہیں ترے لب سے
زمانہ کیوں نہیں شیدائی گفتار ہو جاتا

جو شہرِ علم تک میری رسائی ہوگئی ہوتی
یہ سچ کہتا ہوں میں بھی واقفِ اسرار ہو جاتا

مری جانب جو ہوجاتی ظفرؔ چشم کرم ان کی
مری خاطر بھی میداں نعت کا ہموار ہو جاتا

ﷺ

سفینہ میرے دل کا بحرِ غم سے پار ہوجاتا
بفضلِ حق جو میں بھی حاضرِ دربار ہوجاتا

مری جانب بھی جو لطفِ شہِ ابرار ہوجاتا
یقیں ہے ، میں بھی باغِ خلد کا حقدار ہوجاتا

مرا دل بھی اسیرِ گیسوئے سرکار ہوجاتا
جو ہونا ہی تھا اس کو آپ کا بیمار ہوجاتا

کبھی مجھ پر بھی اُن کی بارش لطف و کرم ہوتی
کبھی میں بھی نثارِ جلوۂ رُخسار ہوجاتا

مرے دل کو نہ ہوتا غم کوئی نارِ جہنّم کا
اگر مجھ کو رسول اللہ کا دیدار ہوجاتا

مرے دل میں نہ گھر کرتی کبھی بھی ظلمتِ عصیاں
جو میرے روبرو وہ مطلعِ انوار ہو جاتا

جو میرے روبرو ہوتا نہ اُن کا اسوۂ حسنہ
یہ میری زندگانی کا سفر دشوار ہو جاتا

عرق آلود ہو جاتی جبینِ ابرِ فصلِ گُل
کسی دن وا جو اُن کا گیسوئے خمدار ہو جاتا

درِ شاہِ زمن سے جو مجھے خیرات مل جاتی
ظفرؔ میں بے نیازِ درہم و دینار ہو جاتا

ﷺ

جیسی کشش ہے حُسنِ رسالت مآب میں
وہ ہے کہاں چمن کے شگفتہ گلاب میں

جب بھی صدا دی میں نے انھیں اِضطراب میں
تسکین دینے آ گئے سرکار خواب میں

مجھ کو یقیں ہے میرا مقدر چمک اُٹھے
پہنچوں ادب کے ساتھ جو ان کی جناب میں

چھائی ہوئی تھی چاروں طرف تیرگیِ جہل
جب تک خدا کا نور نہاں تھا حجاب میں

تیرے سوا کسی کو نہ پہچانتا ہوں میں
تو ہی ہے ہمنوا مرے حالِ خراب میں

مقصودِ کائنات جو کر دے نگاہِ لُطف
مشکل نہ پیش آئے سوال و جواب میں

نبیوں کے وہ امام ہیں ، وہ رحمتِ تمام
اُن کا ہے ذکرِ پاک خدا کی کتاب میں

ہو لطفِ خاص اے رہِ عقبٰی کے رہنما
پھرتے ہیں ہو کے خوار جہانِ خراب میں

یہ تو اُنھیں کی چشم عنایت ہے اے ظفرؔ
کرتا ہوں پیش نعت جو اُن کی جناب میں

ﷺ

تجھ میں پیدا وہ قدرِ انسانی ہے
جس سے دُنیا کی محفل نورانی ہے

کوئی بھی محروم نہیں لوٹا در سے
ایسا داتا ہے تو ایسا دانی ہے

وہ تیری سیرت ہو یا وہ صورت ہو
ہر پہلو سے تو یکتا ، لاثانی ہے

اس کی خاطر ہیں دونوں عالم جنّت
بات تری جس نے بھی دل سے مانی ہے

اُس سے ہے باغِ عالم میں ہریالی
تو نے اوڑھ رکھی جو چادر دھانی ہے

تیری رفعت ، تیری عظمت ، تیری شان
مجھ سے کم فہموں نے کب پہچانی ہے

یہ تو ہے فیضان تری رحمت کا جو
آندھی میں روشن شمعِ ایمانی ہے

ہے تیری اس بات کا شاہد قرآں بھی
بات تری جو بھی ہے وہ حقانی ہے

روحِ امیں بھی ناز کریں جس خدمت پر
وہ کیا ہے ، تیرے در کی دربانی ہے

شیرینی ہے تیری باتوں میں ایسی
پتھر دل بھی تیرے آگے پانی ہے

نورِ مجسّم کی جو نعت لکھی تو نے
تیرا اک اک حرف ظفرؔ نورانی ہے

ﷺ

زمیں پہ عرش کا جلوہ مُدام روشن ہے
نبی کے نور سے عالم تمام روشن ہے

جو میرے لب پہ درود و سلام روشن ہے
خُدا گواہ مری صبح و شام روشن ہے

اسی سے رتبۂ سرکار کو سمجھ لیجے
خُدا کے ساتھ محمد کا نام روشن ہے

تو ہی ہے صاحبِ لولاک وجہِ کُنْ فَیَکُوْن
ترے ہی دم سے یہ سارا نظام روشن ہے

یہ تیرا نقشِ قدم رہنما ہے میرے لئے
مری نظر میں ترا گام گام روشن ہے

ترا وجود ہے کونینؑ کے لئے رحمت
ہر اک بشر پہ ترا فیضِ عام روشن ہے

ترا مقام کوئی جبرئیل سے پوچھے
کہ روح قدس پہ تیرا مقام روشن ہے

مجھے ہو ظلمتِ عصیاں کی فکر کیوں واعظ
نبی کے ہاتھ میں کوثر کا جام روشن ہے

چلی ہزار مخالف ہوا زمانے کی
مگر تمھارا چراغِ پیام روشن ہے

جو ہجرِ شاہِ مدینہ میں ہے سرِ مژگاں
وہ قطرہ صورتِ ماہِ تمام روشن ہے

یہ کیا مجال اندھیرے کا ہو گزر اس میں
ہمیشہ دل میں مرے تیرا نام روشن ہے

یہ مدحِ نورِ مجسم جو کر رہا ہوں ظفرؔ
زبان نور فشاں ہے ، کلام روشن ہے

ﷺ

جو رسول اللہ کی آنکھوں کا تارا ہوگیا
بالیقیں وہ خالقِ اکبر کا پیارا ہوگیا

ہوگئی جس پر نگاہِ شافعِ روزِ قیام
اوج پر اس کے مُقدر کا ستارا ہوگیا

بہرِ تعظیمِ کفِ پائے رسولِ ہاشمی
موم سے بھی نرم و نازک سنگِ خارا ہوگیا

چاند دو ٹکڑے ہوا ، ڈوبا ہُوا سورج اُگا
جب شہِ کونین کا ادنیٰ اشارا ہوگیا

آپ جن راہوں سے گزرے ، پیکرِ نورِ خدا
ذرہ ذرہ روشنی کا استعارہ ہوگیا

کیوں کسی کے عشق کا میں دم بھروں محبوبِ کل
جاں تمھاری ہوگئی، دل بھی تمھارا ہوگیا

کیجئے میری طرف بھی اِک ذرا چشمِ کرم
آپ کے غم میں مرا دل پارہ پارہ ہوگیا

اتباعِ سیدِ کونین کا یہ فیض ہے
بحرِ عصیاں میں مجھے حاصل کنارا ہوگیا

آتش دوزخ جلا سکتی نہیں ہرگز اسے
اُن کے روضے کا جسے حاصل نظارا ہوگیا

کیوں نہ ہو آخر ہمیں تائیدِ ربّانی نصیب
نعت کہنا اے ظفرؔ شیوہ ہمارا ہوگیا

ﷺ

مخزنِ حق کی امیں میرے نبی کی ذات ہے
قبلۂ دینِ متیں میرے نبی کی ذات ہے

نورِ قندیلِ یقیں میرے نبی کی ذات ہے
راحتِ قلبِ حزیں میرے نبی کی ذات ہے

سرگروہِ مُرسلیں میرے نبی کی ذات ہے
شمعِ بزمِ عالمیں میرے نبی کی ذات ہے

حضرتِ جبریل بھی سدرہ پہ آ کے رک گئے
کس قدر رفعت نشیں میرے نبی کی ذات ہے

ہیں وہی شہکار قدرت ، وجہ تخلیقِ جہاں
حاصلِ دنیا و دیں میرے نبی کی ذات ہے

بے مثال دہر ہے حُسنِ رسولِ کبریا
سب حسینوں سے حسیں میرے نبی کی ذات ہے

ظُلمتِ کفر و ضلالت سے بچانے کے لیے
مثلِ خورشیدِ مبیں میرے نبی کی ذات ہے

اہلِ دل ، اہلِ محبتؔ، اہلِ ایماں کے لیے
ضامنِ خلد بریں میرے نبی کی ذات ہے

مرحبا صد مرحبا معراج کا وہ واقعہ
زینتِ عرش بریں میرے نبی کی ذات ہے

آپ کا احسان ہے دنیا کی ہر مخلوق پر
رحمتِ کل بالیقیں میرے نبی کی ذات ہے

ہے خُدائے پاک شہ رگ سے اگر نزدیک تر
میری جاں سے بھی قریں میرے نبی کی ذات ہے

ہے جمالِ مُصطفٰے آئینۂ نورِ خُدا
عکسِ قرآنِ مبیں میرے نبی کی ذات ہے

اے ظفرؔ خوفِ حسابِ حشر ہو کیوں کر مجھے
جب شفیع المذنبیں میرے نبی کی ذات ہے

ﷺ

جس گھڑی ہوگا درِ شاہِ مدینہ سامنے
شان میں اُن کی پڑھوں گا میں قصیدہ سامنے

اصل میں مومن وہی ہے، ہر گھڑی رکھتا ہے جو
اسوۂ حسنہ رسولِ کبریا کا سامنے

کیفیت کچھ اور ہی ہوگی نگاہِ شوق کی
قبر میں ہوگا جو شاہِ دیں کا چہرہ سامنے

جلوہ فرما آپ جب ہوں گے سرِ میدانِ حشر
میں کہوں گا ، ہے مری روحِ تمنّا سامنے

مظہرِ نورِ خُدا کا معجزہ کہیے اِسے
جو ہمیشہ ہے اُجالا ہی اُجالا سامنے

اے جنونِ شوق تجھ پر فرض ہے پاسِ ادب
ہے رسول اللہ کا پُر نور روضہ سامنے

یاد آتے ہیں بہت مجھ کو مرے مشکل کُشا
سر اٹھاتا ہے کبھی جو کوئی فتنہ سامنے

روضۂ سرکار کو دیکھا تو دل نے یہ کہا
میری دنیا سامنے ہے ، میرا عقبیٰ سامنے

اُس پہ ہوتا ہے گماں خورشیدِ عالم تاب کا
یوں مُنوّر ہے ترا نقشِ کفِ پا سامنے

جس گھڑی ہو روبرو میرے ، فرشتہ موت کا
یا شہِ دیں آپ کا ہو روئے زیبا سامنے

زخمِ عصیاں جب بھی میرے دل کو تڑپانے لگا
یہ ہوا محسوس ، ہے میرا مسیحا سامنے

اب تو اکثر خواب میں یہ دیکھتا ہوں اے ظفؔر
ان کی چشمِ فیض کا جاری ہے دریا سامنے

ﷺ

مرے نبی کی طرح کوئی خوش جمال نہیں
کہ اُن کے حُسن کی کونین میں مثال نہیں

خُدا نے ایسا بنایا ہے آپ کا پیکر
کہیں بھی جس میں کوئی جائے قیل وقال نہیں

نبی کا قول ہے در اصل قولِ خالقِ کل
نبی کے قول میں گنجائشِ سوال نہیں

جو اُن کے نام پہ مرتے ہیں ، ایسے لوگوں کو
یقین جانئے کچھ موت کا ملال نہیں

غنیم گالیاں دیتے ہوئے نہیں تھکتے
پر اُن کے شیشۂ دل میں ذرا سا بال نہیں

ہر ایک علم سے سینہ ہے آپ کا لبریز
جہاں میں آپ سا کوئی بھی باکمال نہیں

اسی سے روح کو ملتی ہے دائمی تسکیں
خیالِ شاہ سے بہتر کوئی خیال نہیں

کسی غریب کی دنیائے دل بدل دینا
نبی کی چشمِ کرم کے لئے مُحال نہیں

بفیضِ مدحِ نبی اے ظفرؔ زمانے میں
مرے کلام کو اندیشۂ زوال نہیں

ﷺ

دل کش ہے اس قدر رُخِ زیبا حضور کا
خود ہی خُدائے پاک ہے شیدا حضور کا

از ذرّہ تا بہ مہر ہے جلوہ حضور کا
کیوں ہو نہ دو جہان میں چرچا حضور کا

اُس پر تو آشکار ہوا جلوۂ خدا
دیکھا ہے جس نے چہرہ زیبا حضور کا

کردار میں ہے ایسی بلندی ، خُدا گواہ
پڑھتا ہے کل جہان وظیفہ حضور کا

ایسی کشش ہے حُسنِ رسالت مآب میں
سو جان سے فدا ہے زمانہ حضور کا

آئینۂ جمالِ خُدا ہے نبی کی ذات
رتبہ ہے کتنا ارفع و اعلیٰ حضور کا

اللہ رے یہ عظمتِ معراجِ مصطفیٰ
عرش بریں کا تاج ہے تلوا حضور کا

اُس کے لئے تو آتشِ دوزخ حرام ہے
دیکھا ہے جس نے آنکھ سے روضہ حضور کا

آئینہ جبرئیل پہ ہے عظمتِ نبی
آنکھوں سے چومتے ہیں کفِ پا حضور کا

چلتا ہے اُن کے عشق کا سکہ ہی ہر طرف
اقلیمِ دل پہ صرف ہے قبضہ حضور کا

شاہوں کے شاہ آپ کو کیوں کر نہ ہم کہیں
پڑھتا ہے شاہِ وقت بھی خطبہ حضور کا

پھولے نہ میں سماؤں گا مدفن میں اے ظفرؔ
ہوگا جو روبرو مرے چہرہ حضور کا

ﷺ

دل سے ہے اِک جہان طلبگارِ مصطفیٰ
اللہ رے کرشمۂ کردارِ مصطفیٰ

لاریب اُس پہ آتشِ دوزخ حرام ہے
دیکھا ہے جس نے جلوۂ رخسارِ مصطفیٰ

یہ آرزو ہے میرے دلِ غم نصیب کی
دیکھوں میں اپنی آنکھ سے گلزارِ مصطفیٰ

سرچشمۂ عطا ہے زمانے کے واسطے
یادِ خُدا میں چشمِ گُہر بارِ مصطفیٰ

بوئے وفا سے بزمِ جہاں مشکبو ہوئی
لہرا گئے جو گیسوئے خمدارِ مصطفیٰ

اُن کے ہی نور سے ہے دوعالم میں روشنی
ہے رشکِ مہر پرتوِ انوارِ مصطفیٰ

قید غم و الم سے وہ آزاد ہوگیا
جو ہوگیا ہے دل سے گرفتارِ مصطفیٰ

یہ بارگاہِ ناز ہے ، یہ دھیان میں رہے
جب کیجئے زیارتِ دربارِ مصطفیٰ

اب بھی وہی ہے حُسن پیام رسول میں
اب بھی وہی ہے گرمیِ بازارِ مصطفیٰ

محدود کیجئے نہ عطائے رسول کو
سب کے لئے ہے شاخِ ثمردارِ مصطفیٰ

کیوں کر اٹھے نگاہ کسی اور کی طرف
روزِ ازل سے میں ہوں خریدارِ مصطفیٰ

ان کی وفا پہ کیوں نہ زمانے کو رشک ہو
بے مثلِ روزگار ہیں سب یارِ مصطفیٰ

پیشِ دل و نظر ہو دمِ گفتگو ظفرؔ
آئینۂ تجلیِ گفتارِ مصطفیٰ

ﷺ

وہ اس کو یاد رکھے ، زندگی جس کو بنانی ہے
نبی کا اسوۂ حسنہ کلیدِ کامرانی ہے

تصور میں مرے ہر وقت نورِ جاودانی ہے
اسی باعث غموں میں بھی میسر شادمانی ہے

زمیں کو بھی جو حاصل فخرِ اوجِ آسمانی ہے
حقیقت میں شہِ لولاک کی یہ مہربانی ہے

نبی کے عشق پر ہر عشق کو قربان کردینا
مسلمانو یہی تکمیل ایماں کی نشانی ہے

نبی کے حُسن پہ قربان اپنی زندگی کرنا
نگاہِ حق نُما میں حاصلِ صد زندگانی ہے

خُدا شاہد عبادت کا مزہ آنے لگا مجھ کو
مرے دل پر مرے آقا کی جب سے حکمرانی ہے

دیارِ مصطفیٰ کی بات ہی کچھ اور ہے لوگو!
وہاں کا دن منوّر ہے، وہاں کی شب سُہانی ہے

زمیں ہو یا فلک ہو، فرش ہو یا عرشِ اعظم ہو
'جدھر دیکھو جمالِ مصطفیٰ کی ضو فشانی ہے'

غلط کیا ہے، اگر قرآنِ ناطق آپ کو کہئے
حیاتِ مصطفیٰ عینِ کتابِ آسمانی ہے

ظفرؔ اس کو نہ کیوں میں اپنے سینے سے لگا رکھوں
غمِ عشقِ نبی میری متاعِ زندگانی ہے

ﷺ

زبانِ خلق پر ہو کیوں نہ افسانہ محمد کا
عمل ہے ساری دنیا سے جُدا گانہ محمد کا

یہاں پر ادنیٰ و اعلیٰ کی ہے تفریق لاحاصل
کھُلا ہے سب کی خاطر بابِ میخانہ محمد کا

جھکاتی ہے جبیں فرزانگی بھی اس کے قدموں پر
حقیقت میں وہ دیوانہ ہے دیوانہ محمد کا

یہ ممکن ہی نہیں اُس کو جلائے آتشِ دوزخ
رہا تا عمر بن کے جو بھی پروانہ محمد کا

مری آنکھوں سے کیوں جھلکے خمارِ نشۂ دنیا
مرے دستِ طلب میں جب ہے پیمانہ محمد کا

یہ میرے دل کی دُنیا کیوں نہ ہو ہر وقت نورانی
تصوّر میں مرے ہر دم ہے کاشانہ محمد کا

جدھر بھی دیکھئے تصویر وحدت کی تجلّی ہے
حدیثِ پاک ہے وہ آئینہ خانہ محمد کا

لبوں پر شکر، چہرے پر قناعت کی ضیا رقصاں
رہا غربت میں بھی انداز شاہانہ محمد کا

خُدائے پاک کی یہ خاص مجھ پر مہربانی ہے
ازل ہی سے جو میرا دل ہے دیوانہ محمد کا

سراپا رحمت اللعالمین بن کر وہ آئے ہیں
مبارک ہو ظفؔر دنیا کو یہ آنا محمد کا

ﷺ

صداقت کے پیکر ہمارے محمد
خدا کے پیمبر ہمارے محمد

زمانے کے سرور ہمارے محمد
رسولوں کے افسر ہمارے محمد

کوئی ان کا ثانی ہُوا ہے نہ ہوگا
رسولوں میں بہتر ہمارے محمد

ہُوا جن سے روشن یہ سارا زمانہ
وہ مہرِ مُنوّر ہمارے محمد

بندھا جن کے سر پر شفاعت کا سہرا
وہ محبوبِ داور ہمارے محمد

ہوئی ہر طرف بارشِ نور و رحمت
جب آئے زمیں پر ہمارے محمد

کوئی آپ کے در سے لوٹا نہ خالی
بڑے بندہ پرور ہمارے محمد

ضعیفوں کے حامی ، یتیموں کے والی
غریبوں کے یاور ہمارے محمد

نہ ہوگا کوئی قبر میں جب سہارا
بچائیں گے آکر ہمارے محمد

وہاں روبرو نعت پڑھ کر سناتے
بُلاتے جو در پر ہمارے محمد

ظفرؔ اُن پہ قرباں نہ ہو کیوں دل و جاں
رہِ حق کے رہبر ہمارے محمد

ﷺ

کاش ایسا مری الفت کا قرینہ ہوتا
دل میں کعبہ تو نگاہوں میں مدینہ ہوتا

یا محمد کی صدا ہوتی لبوں پر میرے
ورطۂ بحر میں جب میرا سفینہ ہوتا

پھر تو ہوجاتا معطر یہ مرا سارا وجود
جو میسر مجھے آقا کا پسینہ ہوتا

مجھ کو ہوجاتی رضا شاہِ نجف کی جو نصیب
مجھ پر لطف و کرمِ شاہِ مدینہ ہوتا

سرمۂ اہلِ نظر بن کے جہاں میں رہتا
میں بھی جو خاکِ رہِ شاہ مدینہ ہوتا

ہر طرف آتی نظر جلوۂ مولا کی بہار
کم نظر تو بھی اگر دیدۂ بینا ہوتا

تجھ کو ہوتا جو شہِ دیں کی ہدایت کا خیال
تیرے دل میں نہ یہ نفرت ، نہ یہ کینہ ہوتا

حاضری روضۂ اقدس پہ مری جب ہوتی
روبرو میرے ظفرؔ عرش کا زینہ ہوتا

ﷺ

رازِ کونین کے رازداں آپ ہیں
رہبرِ راہِ حق بے گماں آپ ہیں

راحتِ قلب ، تسکینِ جاں آپ ہیں
میرے مُحسن ، مرے مہرباں آپ ہیں

ہے یہ نکتہ عیاں حرفِ لولاک سے
رونقِ محفلِ کن فکاں آپ ہیں

قدسیوں کی بھی واں تک رسائی نہیں
یا نبی مرتبے میں جہاں آپ ہیں

آپ سا کوئی پیدا ہُوا ہی نہیں
روحِ آفاق ، جانِ جہاں آپ ہیں

جس کا ثانی ہوا ہے نہ ہوگا کبھی
علم و حکمت کے وہ آسماں آپ ہیں

دیکھتے ہیں وہ آٹھواں پہر آپ کو
آنکھ والوں سے پنہاں کہاں آپ ہیں

آپ کی سمت ہو کیوں نہ مائل جہاں
حق نظر آپ ہیں ، حق زباں آپ ہیں

رحمتِ کل جہاں کیوں نہ کہیئے اُنھیں
سارے عالم کے راحت رساں آپ ہیں

رفعتِ عظمتِ مصطفیٰ دیکھئے
رب کے مہماں سرِ لامکاں آپ ہیں

کیوں مُنوّر نہ ہو دل کا ظلمت کدہ
جب مرے دل میں جلوہ کُناں آپ ہیں

اے ظفؔر کیجئے ناز تقدیر پر
مدح خوانِ شہِ دوجہاں آپ ہیں

ﷺ

کہتا ہوں نعت جب بھی شہِ دیں کی شان میں
خوشبو سی پھیل جاتی ہے میرے مکان میں

دیکھے تو کوئی عظمتِ محبوبِ کبریا
اللہ بولتا ہے نبی کی زبان میں

ان کا ہے یہ مقام کہ آتے ہیں باادب
روح الامیں بھی شاہِ زماں کے مکان میں

جس نے بھی اُن کی بات سُنی اُن کا ہوگیا
ایسی کشش ہے میرے نبی کی زبان میں

کر لو نبی کے اسوۂ حسنہ کی پیروی
ہونا ہے کامیاب جو دونوں جہان میں

محدود اُن کا ذکر نہیں بس زمین تک
چرچا ہے ان کا آٹھوں پہر آسمان میں

ہے اُن کی ذات باعثِ ایجادِ کائنات
بن کر جو آئے رحمتِ کل اس جہان میں

محبوبِ کردگار کی آمد سے پیشتر
رونق یہ کب تھی محفلِ کون و مکان میں

میرے لبوں پہ ہوتا ہے صلِ علیٰ کا ورد
ہوتا ہوں مبتلا جو کسی امتحان میں

دِکھلا دیا وہ کرکے رسولِ اَنام نے
جو تھا کسی بشر کے نہ وہم و گمان میں

کس کس کی سمت ڈالوں تحیُّر بھری نظر
ہر گُل ہے لاجواب ترے گلستان میں

اظہارِ عاشقی کا جب آجائے مرحلہ
تعظیمِ مصطفیٰ بھی رہے تیرے دھیان میں

جو آپ پر نثار نہ ہو ، جو فدا نہ ہو
ایسا نہیں ہے کوئی مرے خاندان میں

اس رحمتِ تمام کے صدقے میں اے ظفؔر
سارا جہاں ہے سایۂ امن و امان میں

ﷺ

جلوۂ حق کا آئینہ تم ہو
مظہرِ ذاتِ کبریا تم ہو

یہ حقیقت ہے یا شہِ لولاک
خالقِ کل کا مُدّعا تم ہو

اہلِ دل کیوں نہ تم سے پیار کریں
رونقِ محفلِ ولا تم ہو

کیوں نہ تم سے لگائیں ہم اُمید
ہم فقیروں کے آسرا تم ہو

تم سا کوئی ہوا نہ ہوگا کوئی
سارے عالم کے پیشوا تم ہو

تم ہو تسکینِ دیدۂ مُضطر
راحتِ قلبِ مبتلا تم ہو

ہے شریعت تمھاری وجہِ نجات
رہنمائے رہِ خدا تم ہو

کتنی اعلیٰ تمھاری سیرت ہے
حق پرستوں کے مقتدا تم ہو

جس سے ملتی ہے روح کو تسکیں
یا نبی وہ گلِ وفا تم ہو

مجھ سے ممکن نہیں تمھاری ثنا
میرے ادراک سے سوا تم ہو

کر دو اپنے ظفرؔ پہ چشمِ کرم
اس کی حالت سے آشنا تم ہو

ﷺ

یا رسول اللہ یہ ہے شان و عظمت آپ کی
خالقِ کونین بھی کرتا ہے مدحت آپ کی

ہر دلِ مومن کو ہو کیوں کر نہ چاہت آپ کی
جانِ ایماں ، روح دیں جب ہے محبت آپ کی

مظہرِ آیاتِ قرآنی ہے سیرت آپ کی
قابلِ تقلید ہے اک ایک سُنّت آپ کی

جس کسی کو ہو گئی حاصل زیارت آپ کی
ہوگئی اس کے لیے واجب شفاعت آپ کی

آپ کے تلوے سے آنکھیں اس لیے ملتے ہیں وہ
حضرت جبریل پر روشن ہے عظمت آپ کی

دو جہاں میں سُرخروئی ہوگئی حاصل اُسے
زندگی میں جس نے اپنائی شریعت آپ کی

آپ کی فرماں روائی صرف طیبہ تک نہیں
شاہِ دیں شمس و قمر تک ہے حکومت آپ کی

آپ سے برگشتہ ہوکر کیسے جی پائیں گے ہم
زندگی میں ہر قدم پر ہے ضرورت آپ کی

آپ مجھ سے دور رہ کر بھی کہاں رہتے ہیں دور
ہر نفس محسوس کرتا ہوں میں قربت آپ کی

جب کبھی میں بھیجتا ہوں آپ پر دل سے درود
یا نبی پاتا ہوں بھینی بھینی نکہت آپ کی

اب کسی کی سمت اٹھتی ہی نہیں میری نظر
کھُب گئی ہے یوں مری آنکھوں میں صورت آپ کی

ہوگئے ہیں جب سے مدّاح شہ والا ظفرؔ
عرش تک پھیلی ہوئی ہے بوئے شہرت آپ کی

آپ کا جس پر کرم یا شاہِ بطحا ہوگیا
وہ یقیناً بے نیازِ فکرِ عقبیٰ ہوگیا

کیا کہوں میں اس کے بارے میں کہ وہ کیا ہوگیا
جو نثارِ جلوۂ شاہِ مدینہ ہوگیا

جس کا دل شیدا رسولِ کبریا کا ہوگیا
خالقِ اکبر کی وہ آنکھوں کا تارا ہوگیا

ہوگئی جس پر نگاہِ شافعِ روزِ جزا
تھا اگر قطرہ تو وہ وسعت میں دریا ہوگیا

جو مُجھے اِذن زیارت مل گیا سرکار سے
میں یہ سمجھوں گا کہ میرا خواب پورا ہوگیا

ساری دنیا سے نرالی ہے تری شانِ عطا
تیرے در پر جو گیا ادنیٰ سے اعلیٰ ہوگیا

آپ کے قدموں کے صدقے اے نقیبِ فصلِ گل!
رشکِ صد گلزار وہ یثرب کا صحرا ہوگیا

یا شہنشاہِ دو عالم آپ جس کے ہو گئے
یہ حقیقت ہے خُدائے پاک اس کا ہوگیا

دہر سے جھوٹے خداؤں کی خدائی مٹ گئی
آپ کے آتے ہی حق کا بول بالا ہوگیا

جب ہُوا دنیا میں خورشیدِ رسالت کا ظہور
نورِ ایمانی سے روشن گوشہ گوشہ ہوگیا

اس طرح دنیا میں برسا آپ کا ابرِ کرم
کفر کا آتش کدہ آخر کو ٹھنڈا ہوگیا

کوہِ فاراں سے اُٹھی ایسی صدائے حق ظفرؔ
سینۂ ابلیسیت میں حشر برپا ہوگیا

ﷺ

افضل و اعلیٰ کس قدر تم ہو
سب رسولوں میں معتبر تم ہو

زخمِ عصیاں کے چارہ گر تم ہو
اہلِ دل ، صاحبِ نظر تم ہو

واں فرشتوں کی بھی رسائی نہیں
جس بلندی پہ جلوہ گر تم ہو

ہے جو تاریک تر شبِ عصیاں
رشکِ صد جلوۂ قمر تم ہو

خوفِ روزِ قیام کیوں ہو مجھے
میری امداد کو اگر تم ہو

تم سے رکھوں نہ کیوں شہا نسبت
روشنیِ دل و نظر تم ہو

رحمتوں کی گھٹا جھکی ہے اُدھر
باعثِ خلقِ کُل جدھر تم ہو

کیوں نہ صلِ علیٰ کا ورد کروں
باعثِ راحتِ جگر تم ہو

محفلِ علم ہو کہ بزمِ ولا
ہر جگہ شاہِ بحر و بر تم ہو

میری جانب بھی ہو نگاہِ کرم
میری حالت سے باخبر تم ہو

تم پہ رب کا کرم ہے خاص ظفرؔ
مدح خوانِ نبی اگر تم ہو

ﷺ

مرا دل ہے گرفتارِ مصیبت یا رسول اللہ
مری جانب بھی ہو چشمِ عنایت یا رسول اللہ

مری امداد فرمائیں کہ اب غم سے رہائی کی
نظر آتی نہیں کوئی بھی صورت یا رسول اللہ

ہری ہو کیوں نہ اُمیدوں کی کھیتی سارے عالم میں
رواں ہے آپ کا دریائے رحمت یا رسول اللہ

مرے ہونٹوں پہ پیہم آپ ہی کا نامِ نامی ہو
دمِ آخر رہے ایماں سلامت یا رسول اللہ

کیا ہے آپ پر قربان جس نے جان و دل اپنا
اُسے ہے باغِ جنت کی بشارت یا رسول اللہ

میسر دید جو ہو آپ کی تو اپنی آنکھوں سے
کروں میں مصحفِ رُخ کی تلاوت یا رسول اللہ

سرِ میدان محشر سرخ رو ہوں گے ہم عاصی بھی
کریں گے آپ جب اپنی شفاعت یا رسول اللہ

یہ ناممکن ہے کردیں اس کو رسوا یہ جہاں والے
جسے ہے آپ کی حاصل حمایت یا رسول اللہ

مرے پیش نظر جو آپ کا روئے حسیں ہوگا
منور کیوں نہ ہوگی میری تربت یا رسول اللہ

جہاں میں یوں تو آنے کو نبی آئے بہت لیکن
جُدا ہے آپ کی شانِ نبوت یا رسول اللہ

سکھائے وحشیوں کو آپ نے آدابِ انسانی
جلا کے ہر طرف شمعِ اُخوت یا رسول اللہ

ہمارے دل کو جب سے آپ کا غم ہوگیا حاصل
بنی ہے زندگانی خوبصورت یا رسول اللہ

ظفرؔ بھی ایک ادنیٰ سا گدا ہے آپ کے در کا
کبھی اس کی طرف بھی ہو عنایت یا رسول اللہ

ﷺ

پہنچے جن کی سرِ عرشِ بریں ہے
زمانہ اُن کے ہی زیرِ نگیں ہے

جسے کہتے ہیں سب قرآنِ ناطق
وہی محبوب ربُّ العالمیں ہے

زہے قسمت شفیعِ حشر ہے وہ
جو میرا رہبرِ دنیا و دیں ہے

کبھی بھی ہو نہیں سکتا وہ مومن
جسے سرکار سے الفت نہیں ہے

کریں گے آپ میری چارہ سازی
مرے آقا مرے دل کو یقیں ہے

جو شہ رگ سے قریں ہے حق تعالیٰ
مرا آقا مری جاں سے قریں ہے

جہاں پر نور و رحمت کا ہے سنگم
مدینے کی وہ دلکش سر زمیں ہے

خدا کو بھی رضا جس کی ہے پیاری
بجز اُن کے کوئی ایسا نہیں ہے

مرا دل ہے ظفرؔ قرباں اُسی پر
جو درمانِ دلِ اندوہ گیں ہے

ﷺ

رسولوں میں جو سب سے معتبر ہے
خوشا قسمت میں وہ میرا راہبر ہے

مقامِ شاہ سے جو باخبر ہے
حقیقت میں وہی اہلِ نظر ہے

اُسے رازِ دوعالم کی خبر ہے
کہ جس کی شان مازاغ البصر ہے

تصوّر میں نبی کا سنگِ در ہے
مرا نجم مُقدّر اوج پر ہے

کلامِ حق مرے پیشِ نظر ہے
زباں پر مدحتِ خیر البشر ہے

خُدا کے بعد ہی ہے اُن کا رتبہ
یہی تعریف اُن کی مختصر ہے

اُسی کی پیروی میں ہے بھلائی
جو محبوبِ خُدائے خشک و تر ہے

جہاں والو! بہارِ باغِ جنت
شہ دیں کی اطاعت کا ثمر ہے

ترا ارماں بسا ہے جس کے دل میں
اُسے کب آرزوئے سیم و زر ہے

ترا نقشِ کفِ پا یا شہِ دیں
مری خاطر چراغِ رہ گزر ہے

ق

وہی سامانِ تسکینِ جگر ہے
وہی اُمید گاہِ چشمِ تر ہے

اُسی کے سر شفاعت کا ہے سہرا
وہی زخمِ نہاں کا چارہ گر ہے

وہی ہے باعثِ ایجادِ عالم
وہی دونوں جہاں کا تاجور ہے

وہی محبوبِ خلاّقِ دوعالم
وہی غم خوار ہر جن و بشر ہے

☆

کلیجہ سنگ کا ہوتا ہے پانی
کلامِ مصطفٰے میں وہ اثر ہے

شفیعِ حشر اس کی لاج رکھئے
تصدّق آپ پر جانِ ظفرؔ ہے

ﷺ

مقصود ہے بقا جسے وہ یہ کیا کرے
عشقِ رسول پاک میں خود کو فنا کرے

مجھ کو نصیب ہو جو ترے در کی حاضری
مرجاؤں رکھ کے سر ترے در پر خُدا کرے

چھوڑیں گے ہم نہ دامنِ شاہِ امم کبھی
ہوتا ہے یہ جہان جو دشمن ، ہُوا کرے

تیرے سِوا ہے اور بھلا چارہ ساز کون
جو زخمِ معصیت کا ہمارے ، دوا کرے

جو چاہتا ہے اس سے ہو راضی خدائے پاک
وہ اتباعِ سنّتِ خیرالوریٰ کرے

بے شک وہ خوش نصیب ہے، بے شک وہ بامرام
جس کو نبی کے غم میں خُدا مبتلا کرے

کرتا رہوں میں تجھ سے ، تری آل سے وفا
جب تک یہ زندگی مری مجھ سے وفا کرے

محبوبِ حق کی شانِ عطا بے مثال ہے
وہ جس کو جو بھی چاہے یقیناً عطا کرے

یہ کیا مجال! ہو وہ مصیبت میں مبتلا
صلِ علیٰ کا ورد جو ہر دم کیا کرے

سُن کر وہ گالیاں بھی یہ دیتے رہے دعا
اللہ میرے دشمنِ جاں کا بھلا کرے

مدّاحِ مصطفےٰ ہے ظفؔر خود خدائے پاک
کیا مدحتِ نبی کا کوئی حق ادا کرے

ﷺ

تیرگی چھٹ گئی ، روشنی آ گئی
جب زمانے میں ذاتِ نبی آ گئی

ناگہاں دردِ دل میں کمی آ گئی
شامِ ہجراں جو یادِ نبی آ گئی

شوقِ دیدار میں دل مچلنے لگا
جب تصوّر میں ان کی گلی آ گئی

اُن کے نقشِ قدم کا یہ اعجاز ہے
جو رہِ راست پر زندگی آ گئی

ہو گیا جب شگفتہ گلِ ہاشمی
باغِ توحید میں تازگی آ گئی

دل میں روشن ہُوا جو خیالِ نبی
روئے ایماں پہ تابندگی آ گئی

یا نبی میری چارہ گری کیجئے
زندگانی میں مشکل گھڑی آ گئی

میں جو اُن کا ثنا گر ہُوا اے ظفرؔ
میرے فن میں نئی زندگی آ گئی

ﷺ

ہے کتنا بُلند ان کا پایہ سبحان اللہ سبحان اللہ
کرتا ہے خُدا خود اُن کی ثنا سبحان اللہ سبحان اللہ

جو بن کے شہِ خوباں کا رہا ، حاصل ہے اسی کو رب کی رضا
ہے عشقِ محمد عشقِ خُدا سبحان اللہ سبحان اللہ

جبریل رگڑتے ہیں ماتھا قدموں پہ شہِ بحر و بر کے
یہ شان ہے ، یہ رتبہ ان کا سبحان اللہ سبحان اللہ

ہیں شاہِ زمن ایسے داتا ، سائل جو کوئی در پر آیا
پا کر وہ مرادِ قلب گیا ، سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ ماہ و نجوم و کاہ کشاں ، ہوتی نہ کوئی بھی چیز یہاں
ہوتے نہ شہِ دیں گر پیدا سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ لعل و گہر، یہ شمس و قمر، اِس کے ہی بھکاری ہیں سارے
رُخسارِ شہِ خوباں کی ضیا ، سبحان اللہ سبحان اللہ

ہیں ایسے حسیں میرے آقا ، ثانی نہ کوئی سایہ ان کا
خالق نے انھیں محبوب کہا ، سبحان اللہ سبحان اللہ

حکمِ شہِ بطحا پاتے ہی شق چاند ہُوا ، سورج پلٹا
کنکر نے بھی ان کا کلمہ پڑھا سبحان اللہ سبحان اللہ

ہر حال میں شاہِ خوباں کی مدحت جو کیا کرتے ہیں ظفرؔ
ہوتا ہے انھیں سے خوش مولا ، سبحان اللہ سبحان اللہ

ﷺ

جو ہے تمھاری رضا وہی تو رضائے پروردگار بھی ہے
تمام پیغمبروں سے افضل تمھاری شانِ پیمبری ہے

وہی تو ہے با مراد بے شک ، وہی تو تقدیر کا دَھنی ہے
نصیب جس کو شہِ رَسُولاں تمھارے در کی گدا گری ہے

کہاں ہے ایسی عبادت اپنی ، بنے جو وجہِ شفاعت اپنی
جو سرخرو ہیں بروزِ محشر تمھاری یہ بندہ پروری ہے

ہمارے دل میں ہو جلوہ گر کیوں بھلا یہ نیرنگیِ زمانہ
تمھاری یادوں میں محو رہنا ہمارا مقصودِ زندگی ہے

تمھیں ہو محبوبِ خاص رحماں ، تمھیں سے قائم ہے رشتۂ جاں
تمھارا شہرہ ہے قریہ قریہ ، تمھارا چرچا گلی گلی ہے

وہ محویت کا سماں ہے طاری ، عجب سی ہے کیفیت ہماری
ہمارے دیدہ و دل میں جب سے تمھاری صورت بسی ہوئی ہے

خُدا نہ کردہ تمھیں بھلا کر جھکائیں سر ہم برائے سجدہ
جو تم تصوّر میں ہو ہمارے ، حسیں ہماری یہ بندگی ہے

تمھارے نقشِ قدم پہ چلنا ، نہ کیوں ہو آخر ہمارا شیوہ
کہ روحِ دینِ خُدائے برتر تمھاری سُنّت کی پیروی ہے

تمھیں ہو وجہِ وجودِ ہستی ، جو تم نہ ہوتے تو کُچھ نہ ہوتا
تمھیں سے تاروں میں روشنی ہے، تمھیں سے پھولوں میں دلکشی ہے

کبھی تو چمکے گی اپنی قسمت ، کبھی تو جائیں گے ہم بھی طیبہ
یہی ہے اُمید جس سے ہم کو غموں کے عالم میں بھی خوشی ہے

جو تم سے ہے لو لگی ہماری ، نہیں ہے مشکل یہ شب گزاری
بنی ہوئی وجہِ راحتِ دل تمھاری یادوں کی چاندنی ہے

تمھیں ہو زخمِ جگر کے درماں ، تمھیں ہو تسکینِ جاں کے ساماں
ظفرؔ پہ بھی ہو کرم کہ وہ بھی اسیرِ زلفِ شکستگی ہے

ﷺ

شوقِ دیدار میں دل ایسا دوانہ ہو جائے
کہ درِ شاہ پہ لازم مجھے جانا ہو جائے

میں نہ چھوڑوں گا شہِ کون و مکاں کا دامن
میرا دُشمن بھی اگر سارا زمانہ ہو جائے

آپ کے علم پہ وہ بحث کرے شام و سحر
عقل سے کہہ دو وہ اتنا بھی نہ دانا ہو جائے

آرزو ہے یہ مری ، آپ کا نام نامی
یوں مرے لب پہ ہو جاری کہ ترانہ ہو جائے

شکوۂ ہجرِ مسلسل نہ رہے محشر میں
یاد یوں آیئے ، دُشوار بھلانا ہو جائے

مانگئے سیرتِ سرکار سے انوار کی بھیک
غرقِ ظلمت جو گھرانے کا گھرانا ہو جائے

لو لگائے وہ مسیحائے زماں کی جانب
جب کوئی تیرِ مصائب کا نشانہ ہو جائے

اے ظفرؔ جس کو ہو اُس در کی گدائی حاصل
بالیقیں اُس کے تصرُّف میں زمانہ ہو جائے

ﷺ

نبی کے مُصحفِ رُخ کی تلاوت کر رہا ہوں میں
جو ہے روحِ عبادت ، وہ عبادت کر رہا ہوں میں

فراہم دہر میں سامانِ جنّت کر رہا ہوں میں
کہ خود کو تابعِ حُکمِ شریعت کر رہا ہوں میں

عبادت ہی اِسے کہیے ، عبادت کر رہا ہوں میں
حبیبِ خالقِ کل سے محبت کر رہا ہوں میں

ترے در کا بھکاری ہوں مجھے دنیا سے کیا مطلب
تری سرکار سے اُمیدِ رحمت کر رہا ہوں میں

رضائے حق یقینا ہو ہی جائے گی مجھے حاصل
رسول اللہ کی دل سے اِطاعت کر رہا ہوں میں

مصیبت میں مسیحائے زماں کا نام لے لے کر
مصیبت کو گرفتارِ مصیبت کر رہا ہوں میں

تری سیرت کی خوشبو سے مُعطّر ہے جو دل میرا
زمانے بھر میں تبلیغِ محبت کر رہا ہوں میں

مرے دل پر شہِ کونین کی یہ خاص رحمت ہے
کہ رہ کے دور بھی ، ان کی زیارت کر رہا ہوں میں

ادا میں کر رہا ہوں اے ظفؔر اللہ کی سُنّت
امام الانبیا کی یہ جو مدحت کر رہا ہوں میں

ﷺ

غریبوں کا جو حامی ، بے کسوں کا جو سہارا ہے
بحمد اللہ وہی محسن ، وہی آقا ہمارا ہے

یہی ہے مختصر میرے نبی کی شانِ محبوبی
وہ خالق کا چہیتا ، خلق کی آنکھوں کا تارا ہے

تمنا ہے کہ اک دن سر کے بل میں بھی وہاں پہنچوں
جہاں کا ذرہ ذرہ روشنی کا استعارا ہے

خُدا کو اس نے دیکھا ، جس کسی نے آپ کو دیکھا
جمالِ کبریا روئے نبی سے آشکارا ہے

سراپا علم و عرفاں کیوں نہ کہیئے سرورِ دیں کو
کہ ان پہ خالق کونین نے قرآں اُتارا ہے

نظر ٹھہری ہوئی ہے روضۂ سرکار پر اپنی
مرا دل کہہ رہا ہے کتنا دلکش یہ نظارا ہے!

زمانہ کیوں نہیں کھنچتا چلا آئے تری جانب
تری آغوش ہی میں بحرِ عصیاں کا کنارا ہے

ملی ہے دل کو راحت، ٹل گئی ہیں مشکلیں ساری
مصیبت میں کبھی جو میں نے آقا کو پکارا ہے

کیا کرتے نہیں جو اتباعِ اسوۂ حضرت
مقدر میں تو ایسوں کے خسارہ ہی خسارہ ہے

خُدا کا یہ کرم ہے، یہ نوازش ہے شہِ دیں کی
ظفرؔ جو اوج پر میرے مقدر کا ستارا ہے

ﷺ

جن کا جلوہ خدا کا ہے جلوہ ، جن کا دیدار دیدِ خدا ہے
مرحبا مرحبا یہ مرا دل ان کا والہ و شیدا بنا ہے

اُن کے رتبے کی جس کو خبر ہے، اُن کی عظمت کا جس کو پتہ ہے
یہ حقیقت ہے اے دنیا والو ، وہ دل و جاں سے ان پر فدا ہے

جس نبی کی محبت میں حق نے دونوں عالم کی محفل سجائی
ناز ہے اپنی قسمت پہ مجھ کو وہ نبی ہی مرا پیشوا ہے

ہے یقیں ہوگی میری شفاعت ، ہوگی میرے مقدر میں جنّت
میرے دل میں ہے عشقِ شہِ دیں ، میرے ہونٹوں پہ صلِ علیٰ ہے

میرے ہونٹوں پہ شام و سحر ہو کیوں نہیں آپ کا نامِ نامی
یہ وظیفہ ہی یا جانِ رحمت میرے زخمِ نہاں کی دوا ہے

ختم ہے ان پہ ساری فضیلت ، ذات ہے ان کی رحمت ہی رحمت
کیا کروں میں بیاں ان کی عظمت رب نے محبوب جن کو کہا ہے

رنگ لائے گی میری عقیدت ، پوری ہوگی مری ہر تمنا
آس میری اُسی سے لگی ہے جو زمانے کا حاجت روا ہے

مرکزِ علم و عرفاں نہ کہیے کیوں انھیں اے مرے ہم نشینو!
جن پہ روشن ہے رازِ خدائی ، جن پہ قرآن نازل ہوا ہے

اوج پر ہے اُسی کا ستارا ، ہے اسی پہ عقیدہ ہمارا
مومنو جس کے دستِ طلب میں گوشۂ دامنِ مصطفےٰ ہے

تیرے در کی گدائی کی حسرت اس لیے میرے دل میں ہے پنہاں
جس کو تیری رضا ہے میسر اس کو حاصل خدا کی رضا ہے

رہروِ راہِ دل کی نظر میں شاہِ دیں کیوں نہ یہ محترم ہو
نعمت بے بدل یاد تیری ، غم ترا دولتِ بے بہا ہے

وہ نہ بھٹکے گا راہِ ہدیٰ سے اے ظفؔر یہ ہے میرا عقیدہ
جس کسی کی نظر میں ہمیشہ نقشِ پائے شہِ انبیا ہے

ﷺ

سب کی نظر ہو کیوں نہیں سوئے محمد مصطفیٰ
عکسِ جمالِ حق جو ہے روئے محمد مصطفیٰ

ہر سو ضیائے طور ہے ، ہر شئے یہاں پُر نور ہے
جنت نشاں ہے سر بسر کوئے محمد مصطفیٰ

دل کو سکون ، جاں کو چین ، روح کو آ گیا قرار
شامِ الم جو آ گئی بوئے محمد مصطفیٰ

اُس سے خدا راضی ہوا ، وہ بن گیا حق آشنا
جس نے بھی اپنائی یہاں خوئے محمد مصطفیٰ

جس نے بھی دیکھا با خدا ، اس نے کہا یہ برملا
ماہِ وفا کی ہے کرن موئے محمد مصطفیٰ

یہ ہے یقیں ہو جائے گی روز جزا بخشش مری
رویا میں بھی گر دیکھ لوں روئے محمد مصطفیٰ

مہر و مہ و انجم میں ہے نور شہِ دیں اے ظفرؔ
پھولوں میں بھی موجود ہے بوئے محمد مصطفیٰ

منقبت

جس کے بھی دل میں ہوگی محبت رسول کی
یاد آئے گی سدا اُسے عترت رسول کی

مولا علی و فاطمہ زہرا ، حسن ، حسین
الفت ہے ان کی اصل میں الفت رسول کی

باغی جو ہے علی کا وہ باغی رسول کا
شیدا جو ہے علی کا وہ اُمت رسول کی

فرزندِ مرتضیٰ کے لہو کا یہ فیض ہے
زندہ جو ہے جہاں میں شریعت رسول کی

اکبر کو دیکھ لیجئے ایماں کی آنکھ سے
جو دیکھنا ہے آپ کو صورت رسول کی

کرکے وفا تو دیکھئے آلِ رسول سے
ہوگا خُدا کا فضل ، عنایت رسول کی

پردہ نشینِ اہلِ حرم بے ردا ہوئیں
اے کربلا ہے داؤں پہ عزّت رسول کی

آئے گا جب تلک نہ ظفرؔ ذکرِ اہلِ بیت
تکمیل کو نہ پہنچے گی مدحت رسول کی

پڑھ رہے ہیں سب وظیفہ حضرتِ صدیق کا
دل سے ہے شیدا زمانہ حضرتِ صدیق کا

آپ کے جیسا جہاں میں دوسرا کوئی نہیں
ہے نبی کے بعد رتبہ حضرتِ صدیق کا

ہر صحابی آپ کا کرتے ہیں بے حد احترام
ہر طرف ہے بول بالا حضرتِ صدیق کا

جب نبی نے کہہ دیا صدیق اکبر آپ کو
کیوں نہ ہو ہر قول سچا حضرتِ صدیق کا

جب نبی کی ہوگئی چشمِ عنایت آپ پر
ہوگیا روشن ستارا حضرتِ صدیق کا

مل گئی ہے منزلِ مقصود اس کو بالیقیں
جس نے اپنایا ہے رستا حضرتِ صدیق کا

آپ کے صدق و صفا پر ہے اُسے کامل یقیں
جس نے بھی دیکھا زمانہ حضرتِ صدیق کا

یارِ غار سرورِ کونین جب صدیق ہیں
کیوں نہ ہو ہر سمت چرچا حضرتِ صدیق کا

ہر طرف آئی نظر حُسنِ صداقت کی بہار
اللہ اللہ وہ زمانہ حضرتِ صدیق کا!

اہلِ دل سیراب جس سے ہو رہے ہیں آج تک
ہے نگاہوں میں وہ دریا حضرت صدیق کا

ضامنِ بخشش ہے الفت حضرت صدیق کی
کیوں نہ میں ڈھونڈو وسیلہ حضرتِ صدیق کا

ورطۂ مشکل میں جب دل نے صدا دی آپ کو
مل گیا دل کو سہارا حضرتِ صدیق کا

جلوہ فرما اُس پہ ہیں دونوں جہاں کے تاجدار
کتنا ذی رتبہ ہے کاندھا حضرتِ صدیق کا

مل گئی تسکین میرے قلبِ مضطر کو ظفرؔ
لب پہ جس دم نام آیا حضرتِ صدیق کا

رضی اللہ عنہ

پلا دے اے خُدا ، جام ولا ، فاروقِ اعظم کا
یہ ارماں ہے رہوں بن کر سدا ، فاروقِ اعظم کا

بہ فضلِ حق سند مقبولیت کی ہو گئی حاصل
اٹھا جس وقت بھی دستِ دعا ، فاروقِ اعظم کا

بدل لیتا ہے اپنی راہ شیطاں دیکھ کر اُن کو
دلِ باطل پہ ہے وہ دبدبہ ، فاروقِ اعظم کا

بھلا اترے نہ کیوں اُس کے مطابق وحیِ ربّانی
خُدا کو بھی ہے پیارا مشورہ ، فاروقِ اعظم کا

پرایا ہو کہ اپنا عدل ہے سب کے لئے یکساں
جہاں کو یاد ہے ہر فیصلہ ، فاروقِ اعظم کا

وہ گورا ہو کہ کالا ہو، وہ ادنیٰ ہو کہ اعلیٰ ہو
سبھوں کے واسطے ہے در کھُلا ، فاروقِ اعظم کا

حقیقت میں حقیقت کا پتہ اس کو ہُوا حاصل
خُدا کے فضل سے جو ہوگیا ، فاروقِ اعظم کا

جو مومن ہے بھلا اُس شخص کو کیوں خوفِ ظلمت ہو
منور دل میں ہے نقش ہدیٰ ، فاروقِ اعظم کا

امارت میں فقیری ٹھاٹ جس نے دیکھ لی ، واللہ
دل و جاں سے وہ شیدا ہو گیا، فاروقِ اعظم کا

وفا کا راز اُس کے دل پہ روشن کیوں نہ ہو جائے
پڑھا ہے جس نے بھی بابِ وفا ، فاروقِ اعظم کا

رہے اونچا علَم اسلام کا سارے زمانے میں
مسلمانو! یہی تھا مُدّعا ، فاروقِ اعظم کا

یہ میری زلفِ ہستی ہو پریشاں ، غیر ممکن ہے
مرے پیشِ نظر ہے آئینہ ، فاروقِ اعظم کا

ہوئی ہے تربیت جب سایۂ چشمِ محمد میں
ظفرؔ کیوں ہو نہ اعلیٰ مرتبہ فاروقِ اعظم کا

رضی اللہ عنہ

اللہ اللہ شان و عظمت حضرتِ عثمان کی
ہے نبی کے دل میں عزت حضرتِ عثمان کی

ضامنِ بخشش ہے الفت حضرتِ عثمان کی
کیوں نہ ہو مومن کو چاہت حضرت عثمان کی

محوِ حیرت ہے نگاہِ خلقِ عالم دیکھ کر
آج بھی شانِ سخاوت حضرت عثمان کی

اُس کو حاصل کچھ نہیں ہوگا بجز شرمندگی
جس کے دل میں ہے عداوت حضرتِ عثمان کی

عرصۂ محشر میں ہوں گے وہ یقیناً سرخ رو
جن کے دل میں ہے محبت حضرتِ عثمان کی

آپ کے آئینۂ ادراک میں ہے کل جہاں
مرحبا فہم و فراست حضرتِ عثمان کی

وہ زمانے میں یقیناً ہو گیا حق آشنا
ہو گئی جس پر عنایت حضرتِ عثمان کی

مرتبہ پھر افضل و اعلیٰ نہ ہو کیوں آپ کا
ہے نبی کے گھر سے نسبت حضرتِ عثمان کی

آپ کو بخشا گیا ہے تاج ذو النورین کا
کس قدر اعلیٰ ہے قسمت حضرتِ عثمان کی

قافلہ سالارِ دیں ہیں ، ہیں امیر المومنین
کیوں نہ ہو ہر دل میں الفت حضرتِ عثمان کی

اُس میں شک کرنا یقیناً ہے دلیل گمرہی
مومنو حق ہے خلافت حضرتِ عثمان کی

جاگتے تھے یادِ حق میں شام سے وہ صبح تک
بے مثالی یہ ریاضت حضرتِ عثمان کی

قابلِ تقلید ہے شاہانِ عالم کے لئے
وہ سیادت ، وہ امارت حضرت عثمان کی

چرخ حلم و صدق پر روشن ہے مثلِ مہر و ماہ
اے ظفر بے داغ سیرت حضرت عثمان کی

رضی اللہ عنہ

عارفِ اسرارِ دینِ جانِ رحمت ہیں علی
مومنو! پروانۂ شمعِ نبوت ہیں علی

کیا بتاؤں کس قدر اعلیٰ علی کی ذات ہے
طلعتِ دین ہدیٰ ، آقا کی عترت ہیں علی

اُن کے دل میں کُچھ نہیں ہے دشمنان دیں کا خوف
بسترِ احمد پہ محوِ خوابِ راحت ہیں علی

اے اسیرانِ جہالت! کیا تمھیں یہ ہے پتا
بابِ شہرِ علم و عرفاں در حقیقت ہیں علی

آئے کعبے میں ، گئے مسجد سے ، یہ ہے ان کی شان
ساجدِ رب ، صاحبِ فضل و کرامت ہیں علی

ہے تزلزل سینۂ باطل میں ان کے نام سے
دشمنِ الحاد و کفر و شرک و بدعت ہیں علی

آیت تطہیر سے یہ ہو رہا ہے آشکار
پیکرِ صدق و صفا ، روحِ محبت ہیں علی

اولیا اللہ سارے ان کے در کے ہیں گدا
اے جہاں والو شہنشاہِ ولایت ہیں علی

جس کا ثانی سارے عالم میں کہیں ملتا نہیں
وہ بہادر ، وہ جری ، وہ اہل ہمت ہیں علی

رشک کرتا ہے زمانہ جن کی ذات پاک پر
مذہب اسلام کی اک ایسی طاقت ہیں علی

رونق بزمِ ولا ہے آپ ہی کے نام سے
ساقیِ میخانۂ اہلِ طریقت ہیں علی

فقر کے ماتھے پہ چمکا جو مثالِ مہر و ماہ
وہ نرالا گوہرِ تاجِ امارت ہیں علی

دولتِ تسکیں ملا کرتی ہے ان کی یاد سے
قلبِ مومن کے لئے احساسِ راحت ہیں علی

ہر جہت سے پاک ہے مولائے کل کی شخصیت
پاک خصلت ، پاک فطرت ، پاک طینت ہیں علی

ہے علی کی ذات سے تابانیِ راہِ سلوک
اے ظفرؔ سر چشمۂ نور ہدایت ہیں علی

اتنے اعلیٰ ، اتنے اُفضل ، اتنے برتر ہیں علی
علم کے گھر ہیں نبی تو علم کے در ہیں علی

والدِ حسنین ، سرتاج بتولِ فاطمہ
یعنی دامادِ شفیعِ روزِ محشر ہیں علی

کیوں نہ آخر افضل و اعلیٰ ہو اُن کا مرتبہ
سرورِ کونین کی چادر کے اندر ہیں علی

جلوہَ حق جن کی چشمِ حق نُما سے ہے عیاں
اے جہاں والو جہاں میں وہ قلندر ہیں علی

سارے عالم میں نہیں ہے آپ سا کوئی شُجاع
شیرِ حق جن کالقب ہے وہ دلاور ہیں علی

لشکرِ اسلام میں ہے ان کے دم سے حوصلہ
فوجِ باطل جن سے خائف ہے، وہ صفدر ہیں علی

دشمنی رب کے لئے ہے ، دوستی رب کے لئے
نفس ہے قبضے میں جن کے وہ دلاور ہیں علی

جن کے ارشادات سے راہِ خدا ہموار ہے
ایسے مرشد ، ایسے ہادی، ایسے رہبر ہیں علی

دہر میں مقصود ہے جس کا صراطِ مُستقیم
اُس کے مولا ، اس کے آقا، اس کے سرور ہیں علی

کافروں کے واسطے آہن سے بھی ہیں سخت تر
مومنو کے واسطے مثلِ گُلِ تر ہیں علی

آج تک لوٹا نہ کوئی اُن کے در سے نامراد
ایسے دریائے سخاوت ، فیض گستر ہیں علی

منقبت بحضور غوث صمدانی حضرت عبدالقادر جیلانیؒ

رہنمائے با صفا غوث الوریٰ
دردِ عصیاں کی دوا غوث الوریٰ

آپ کے نقشِ قدم پر میں چلوں
ہے یہی میری دعا غوث الوریٰ

وہ ہُوا حق آشنا ، جس کو ملا
آپ کے در کا پتا غوث الوریٰ

ہیں شہنشاہِ ولایت بوتُراب
سرگروہِ اولیا غوث الوریٰ

ہے سلاطینِ زمانہ سے بلند
آپ کے در کا گدا ، غوث الوریٰ

آرزو ہے میرے دل کی ، میں رہوں
آپ کا بن کر سدا ، غوث الوریٰ

درپئے آزار ہے چرخ کہن
المدد مشکل کشا غوث الوریٰ

ہے ظفؔر بھی آپ کے در کا غلام
ہو کرم اُس پر ذرا غوث الوریٰ

منقبت بحضور سلطان المحققین مخدومِ جہاں
حضرت شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ

شریعت کے مبلغ ، معرفت کے ترجماں تم ہو
یہ حق ہے ، میرے مولا! وارثِ شاہِ زماں تم ہو

تمھارے کلک کے رشحات سے روشن ہے یہ نکتہ
یقیناً علم و عرفاں کے محیطِ بے کراں تم ہو

گزاری خدمتِ خلقِ خُدا میں زندگی جس نے
مرے آقا ، مرے مولا وہ مخدوم جہاں تم ہو

ملا علمِ لدُنی جس کو دربارِ الٰہی سے
وہی اہل بصیرت ، واقفِ رازِ نہاں تم ہو

فقیری بھی تمھاری رشکِ سلطانی ہے اے مولا
زمیں پر رہ کے بھی عظمت میں مثلِ آسماں تم ہو

تمھاری شخصیت آئینۂ دینِ الٰہی ہے
رگِ ہر کفر و بدعت کے لیے تیغِ رواں تم ہو

گلِ عرفاں شگفتہ ہیں تمھارے دم سے ہر جانب
"بہار اک گلستاں ہے اور بہارِ گلستاں تم ہو"

تمھارے آستاں پر خم مرا فرقِ عقیدت ہے
جہانِ بے اماں میں حامی امن و اماں تم ہو

رہا جو عمر بھر حکمِ شریعت پر عمل پیرا
وہی اِک رہبرِ راہِ طریقت بے گماں تم ہو

تمھارے در کی جانب کیوں نہ میں دیکھوں بصد حسرت
رفیق کم نصیباں ، دستگیر بے کساں تم ہو

یہ ممکن ہی نہیں راہ ہدیٰ سے میں بھٹک جاؤں
کہ میرے کاروانِ دل کے میرِ کارواں تم ہو

پکارا ہے تمھیں یہ سوچ کر امداد کو ہم نے
ہمارے چارہ گر تم ہو ، ہمارے مہرباں تم ہو

تمھاری خوشبوؤں سے یوں معطر ہے فضائے دل
ہمیں محسوس ہوتا ہے ہمارے درمیان تم ہو

تمھارے ہی تصور میں اب اس کے دن گزرتے ہیں
ظفرؔ کے قلبِ مضطر کے لیے راحت رساں تم ہو

منقبت بحضورِ خواجۂ خواجگاں حضرت
معین الدین چشتی سنجریؒ

کیوں نہ ہو ہر سمت شہرہ خواجۂ اجمیر کا
ہند کے دل پر ہے قبضہ خواجۂ اجمیر کا

کیا مٹا پائے گا کوئی آپ کا نام و نشاں
ہے یہاں کا بچہ بچہ خواجۂ اجمیر کا

روح کو ملتی ہے تسکیں آپ ہی کے نام سے
کیوں نہ ہو لب پر وظیفہ خواجۂ اجمیر کا

اہلِ دل کے واسطے ہے قابل بوسہ وہ آنکھ
جس نے دیکھا روئے زیبا خواجۂ اجمیر کا

آج بھی اُس در سے ہوتا ہے زمانہ فیضیاب
آج بھی بٹتا ہے صدقہ خواجۂ اجمیر کا

کھل اٹھیں کتنی ہی اُمیدوں کی کلیاں ہر طرف
جب ہوا ادنیٰ اشارہ خواجۂ اجمیر کا

ہوگی پوری ہر مُراد اس کی بفضلِ کردگار
جو بھی ہوگا نام لیوا خواجۂ اجمیر کا

اس لئے ہے اُن کے در پر زائروں کا ازدحام
شیفتہ ہے اک زمانہ خواجۂ اجمیر کا

ہوگئی کافور ظلمت ، دیکھتے ہی دیکھتے
اس طرح پھیلا اُجالا خواجۂ اجمیر کا

اُن کا اسوہ اسوۂ سرکار کا ہے آئینہ
دل نشیں ہو کیوں نہ اُسوہِ خواجۂ اجمیر کا

کثرت زہد و ریاضت کا یہ جلوہ دیکھئے
نور میں ڈوبا ہے روضہ خواجۂ اجمیر کا

جیسے جیسے کُھل رہا ہے اس پہ راز معرفت
دلؔ ہُوا جاتا ہے شیدا خواجۂ اجمیر کا

منقبت جو لکھ رہا ہے آج یہ ادنیٰ ظفؔر
یہ بھی ہے کوئی کرشمہ خواجۂ اجمیر کا

منقبت بحضور شیخ المشائخ حضرت تیغ علیؒ
سرکانہی شریف، مظفر پور (بہار)

پیکرِ خلق و محبت ہیں شہِ تیغ علی
صاحب کردار و سیرت ہیں شہِ تیغِ علی

ناز بردارِ شریعت ہیں شہِ تیغ علی
ناشرِ نور ہدایت ہیں شہِ تیغ علی

ان کے چہرے سے عیاں ہے نورِ شمع معرفت
رہبر راہِ طریقت ہیں شہِ تیغ علی

حاملِ علم لدُنی ان کی ذات پاک ہے
واقفِ سرِ حقیقت ہیں شہِ تیغ علی

اک جہاں کو آپ کی دیدہ وری پر ناز ہے
آپ وہ اہلِ بصیرت ہیں شہِ تیغ علی

آپ کی آنکھوں میں پنہاں کیوں نہ ہو نورِ خُدا
شاملِ بزمِ ولایت ہیں شہِ تیغ علی

آپ نے دور جہالت کی مٹائی تیرگی
قاطعِ برہانِ بدعت ہیں شہِ تیغ علی

آپ رکھتے ہیں ہمیشہ دوست اہلِ علم کو
حامیِ ارباب حکمت ہیں شہِ تیغ علی

میرے دل کا ہو وظیفہ کیوں نہ ان کا نام پاک
میرے ارمانوں کی جنت ہیں شہِ تیغِ علی

اے ظفؔر اُن کی کرامت کیا کرے کوئی بیاں
سر سے پا تک اک کرامت ہیں شہِ تیغ علی

جس نے اپنائی ہے راہِ حضرتِ تیغِ علی
ہے اُسے حاصل پناہِ حضرتِ تیغِ علی

اے دلِ مُضطر ترے اُوپر ادب لازم ہوا
سامنے ہے بارگاہِ حضرتِ تیغِ علی

در حقیقت ہو گیا ہے وہ حقیقت آشنا
ہو گئی جس پر نگاہِ حضرتِ تیغِ علی

میرے دل میں وہ رہا کرتے ہیں ہردم جلوہ گر
ہے مرا دل خانقاہِ حضرت تیغِ علی

وہ ولیِ با صفا ہیں ، اس میں کوئی شک نہیں
اِک زمانہ ہے گواہِ حضرتِ تیغ علی

اے جہاں والو کبھی اہل ستم کے سامنے
جھک نہ پائی ہے کلاہِ حضرتِ تیغِ علی

یہ فقط عبد السمیع پر ہی نہیں ہے منحصر
ہر ولی ہیں خیر خواہِ حضرتِ تیغِ علی

میں جو سورج کی طرح ہرسو چمکتا ہوں ظفرؔ
یہ تو ہے فیضِ نگاہِ حضرتِ تیغِ علی

منقبت بحضور حضرت صوفی شاہ یوسف علیؒ
چاند پور فتح، ویشالی (بہار)

دلبرِ خیر الوریٰ یا حضرتِ یوسف علی
آپ ہیں حق آشنا یا حضرتِ یوسف علی

آپ کے در کا گدا یا حضرتِ یوسف علی
ہے زمانے سے جُدا یا حضرت یوسف علی

حضرتِ تیغ علی نے آپ کو صوفی کہا
ہے یہ رتبہ آپ کا یا حضرتِ یوسف علی

جب سے میرے دل میں صورت بس گئی ہے آپ کی
دل بنا ہے آئینہ یا حضرت یوسف علی

جس نے دیکھا آپ کا چہرہ بچشمِ اشتیاق
اُس کا کیا ہے پوچھنا یا حضرت یوسف علی

ہوگئی ہے جس کسی کو آپ کی صحبت نصیب
اُس پہ سرِّ رب کھلا یا حضرت یوسف علی

آپ کے اخلاق کو جس نے بھی دیکھا، ہو گیا
بالیقیں وہ آپ کا یا حضرت یوسف علی

آج بھی روشن ہے ہر سو تیرگیٔ جہل میں
آپ کی شمعِ ہُدیٰ یا حضرت یوسف علی

آپ ہی کے کیمیاءِ تدبیر سے سب کو ملا
دردِ عصیاں کی دوا یا حضرت یوسف علی

کیجئے میری طرف بھی اک نگاہِ التفات!
دیجئے جامِ ولا یا حضرت یوسف علی

پیشِ خدمت کیا کرے یہ آپ کا ادنیٰ ظفرؔ
منقبت کے ما سوا یا حضرت یوسف علی